



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۶ مئی ۲۰۰۳ء بمطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۲ھجری بروز جمعۃ المبارک۔

شمارہ نمبر	مندرجات	شمارہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	وقتہ سوالات۔	۲
۳۵	موجودہ اجلاس کیلئے چیزیں مینوں کے مقابل کا اعلان۔	۳
۳۵	رخصت کی درخواستیں۔	۴
۵۰	تحریک التواء نمبر ۱۷ منحاب جناب عبدالرحمیم زیارت وال ایڈوکیٹ۔ (خلاف ضابطہ فرار وی گئی)	۵

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا اجلاس مورخ ۱۶ ائمی ۲۰۰۳ء بہ طابق ۱۳۲۲ھ برہن جمعۃ المبارک زیر صدارت

جناب الحاج جمال شاہ کا لڑاکھیکر یوقت ۱۰ بجکر ۲۵ منٹ پر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئی میں منعقد ہوا۔
جناب اپیکر: اسلام علیکم۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

(مولانا عبدالعزیز آخوندزادہ)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ☆
مَا يَكِيدُ لَهُ يَوْمٌ الدَّيْنُ هُوَ أَكْثَرُهُ كَيْفَ يَعْبُدُ وَإِنَّمَا كَيْفَ يَشْعُرُهُ ☆
اهْدِنَا الصَّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ هُوَ صِرَاطُ الْأَبْرَارِ الْغَفُولُونَ عَلَيْهِمْ ☆
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالُّونَ آمِينَ هُوَ صَدِيقُ اللَّهِ الْعَظِيمِ
ترجمہ: ہر طرح کی ستائیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے
اور جس کی رحمت تمام نخلوات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے جو اس دن کا مالک ہے، جس دن
کاموں کا بدل لوگوں کے حصے میں آئے گا (خدا یا) ہم صرف یہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو یہی ہے
جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدا یا) ہم پر (سعادت کی سیدھی را) کھول دے۔
وہ راہ جوان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو سمجھ کارے گئے) اور ان کی جو راہ
سے بچک گئے۔

جناب اپیکر: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

نواب محمد اسماعیل خان ریس انی: پوچھت آف آرڈر جناب اپیکر۔

جناب اپنکر: نواب صاحب وقفہ سوالات کے بعد پوچھت آف آرڈر۔

جناب محمد اکبر مینگل صاحب اپنا سوال نمبر پنکاریں۔

نواب محمد اسلم خاں رئیسانی: پوچھت آف آرڈر جناب اپنکر! اس ایوان میں قرار داد پیش کی گئی تھی۔۔۔
(مداخلت۔ متواتر شور کی معزز اراکین کھڑے ہو گئے)

جناب اپنکر: وقفہ سوالات کے بعد آپ پوچھت آف آرڈر پر کھڑے ہو جائیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: اس ایوان کے اندر قرار داد پیش کی گئی تھی اور اس قرار داد پر چودہ دن کے اندر کمیٹی بنانے کو کہا گیا تھا لیکن۔۔۔

جناب اپنکر: عبدالرحیم صاحب آپ اسوقت پوچھت آف آرڈر پر بول نہیں سکتے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: جناب اپنکر آپ سن تو لیں سکیں۔

جناب اپنکر: آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے بعد پھر آپ بولیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: کل انہوں نے پرست رکھے ہیں ذھانی مینے کے بعد وہ کمیٹی تکمیل نہیں پائی اور کمیٹی۔۔۔

جناب اپنکر: عبدالرحیم صاحب پنیز آپ تشریف رکھیں آپ کو موقع دیں گے جی محمد اکبر مینگل صاحب اپنا سوال نمبر پنکاریں۔

جناب محمد اکبر مینگل: سوال نمبر ۵۔

سردار شاہ اللہ زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆5۔ جناب محمد اکبر مینگل:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق رکن صوبائی اسٹبلی جناب محمد اسلم پنجی کے قائمون کی گرفتاری تا حال عمل میں نہیں آئی ہے۔

(ب) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ان قائموں کو تا حال گرفتار نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں نیز اس سلسلے میں حکومت نے اب تک کیا اقدامات کیئے ہیں تفصیل دی جائے۔

جناب ایمپریکر: جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

وزیر داخلہ:

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ سابق رکن اسمبلی جناب محمد اسلم چکنی کے قاتمتوں کی تاحال گرفتاری عمل میں نہیں آئی تفصیل کچھ اس طرز ہے کہ جناب میر محمد اسلم چکنی کے نامزد قاتمتوں میں سے چار افراد جن کے نام درج ذیل ہیں:-

(۱) قادر بخش ولد حسن (۲) عبدالغفار ولد علی مراد (۳) عبداللہ ولد خدا بخش (۴) محمد خان ولد حیم بخش اقوام محمد صنی سکنہ تفصیل مشکل و قواعد کے روز گرفتار ہوئے جن کو عدالت مجاز نے موت کی سزا کا حکم سنایا۔ جو کسینزل جبل پچھی میں قید ہیں اور بقیہ نامہ مذہبیان تاحال روپوش ہیں جن کی گرفتاری کی کوششیں حکومتی سطح پر کی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ بقیہ نامہ مذہبیان تاحال گرفتار نہیں ہو سکے اس سلسلے میں مذہبیان کی گرفتاری میں ہر مکنہ کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اور حکومت نے ایک شخص علی حیدر کو اشتہاری قرار دیا ہے اور اسکی گرفتاری کیلئے حکومت نے ایف سی اور بی آر پی کے دستے بھی علاقے میں بھیجے ہیں۔ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ہر مکنہ کوششیں کر رہے ہیں کہ باقی ماندہ مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے۔ جہاں تک رہا سوال حکومتی اقدامات کا تو اس سلسلے میں حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ قبائلی جرگوں کے ذریعے سے جتنے بھی تصفیہ طلب قبائلی جگہوں پر ایں انہیں باہمی انہماں و تضییم سے حل کرایا جائے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی اس قسم کا واقعہ رومناہے ہو۔

جناب ایمپریکر: جی اکبر مینگل صاحب کوئی ختمی؟

جناب محمد اکبر مینگل: میں اس حوالے سے آپ سے گزارش کروں گا جیسا کہ آپ نے کہا کہ ہم نے دباؤ پر دستے بھیجے ہیں لیکن حال ہی میں ہمارے بلوچستان پیشہ پارٹی کے کارکنوں پر حملہ ہوا اور ہمارا ایک کارکن ہلاک بھی ہوا انہی دستوں کے زیر سایہ۔ سردار صاحب اسلم جان چکنی آپ کے ایک colleague رہے ہیں درست رہے ہیں یہاں یہ کارروائی ہمارے ہاں خفیہ اداروں کے ذریعے۔

جناب ایمپریکر: آپ ختمی سوال کریں تقریر نہ کریں۔ ختمی سوال اگر ہے؟

جناب محمد اکبر مسکلہ یہ ہے کہ اسکے بعد بھی ہمارا ایک کارکن وہاں پر ہلاک ہوا ہے اُسکے گھر پر حملہ ہوا ہے لہذا میں نہیں سمجھتا کہ حکومت نے وہاں پر کوئی کارروائی کی ہے یا کوئی منتظر جو ہے وہاں پر دستے بھیے ہیں وہاں پر صحیح کارروائی ہو رہی ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب اسٹاکر میں اس پر یقیناً انکو بتانا چاہتا ہوں کیونکہ میں بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اور جھالا و ان میں یہ واقعہ ہوا ہے اور میں جھالا و ان کا چیف بھی ہوں۔ تو اسلام جان بھی ہمارے colleague بھی رہے ہیں لیکن انہیں خود پتہ ہے وہ قبائلی مجرما، جو جھڑا ہوا دو قبائل کے درمیان جو جل رہا ہے وہ کافی مشبوط قبائل ہیں آپس میں اور ابھی recently ہوا ہے اس پر بھی وہ ہم نے کافی کوشش کی ہے اور اگر ہماری فورسز وہاں پہنچنے جاتیں وہاں پر تو بہت زیادہ casualties ہوتے۔ تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ حالات کو کنٹرول کریں لیکن آپ کو خود بھی معلوم ہے آپ بھی اسی بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں قبائلی معاشرہ ہے وہاں پر جب قبائلی مسئلے شروع ہوتے ہیں تو انکو کنٹرول کرنا کتنا مشکل ہے گورنمنٹ کیلئے۔ بہر حال پھر بھی ہم نے بہت حد تک کوشش کی ہے کہ اسلام جان کے قتل کے بعد وہاں پر جو مظہران ہیں ان میں سے چار کو ہم نے گرفتار کر لیا ہے باقی جو ہے وہ ادمیوں کے خلاف عدالت میں کیس چل رہے تھے اور انکو عدالت سے سزاۓ موت ہو چکی ہیں اور وہ اشتہاری ہیں اور جو نبی وہ ہمارے ہاتھ میں آئیں گے، ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

جناب اسٹاکر: Ok۔ جناب اختر حسین لاگو اپنا سوال نمبر کاریں۔

جناب اختر حسین لاگو: سوال نمبر 7۔

☆☆☆
☆☆☆ جناب اختر حسین لاگو: (مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۰۲ء کے اجلاس میں مورخ شدہ)

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے مگی و جون ۲۰۰۲ء کو وزیر بھکنی کے عوام کو محاصرے میں لیا گیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہات تھیں۔ نیز محاصرے کے دوران حکومت بلوچستان کی کل کس ندر رقم خرچ ہوئی تفصیل بھی دی جائے؟

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ مگر دجنوں 2002ء کو ڈیرہ بگٹی کے عوام کو محاصرے میں لایا گیا تھا۔ دراصل اپریل اور مئی کے مہینوں میں ڈیرہ بگٹی کے کچھ شہر پسند عناصر نے گیس پاپ لائن اور دوسری گیس تنصیبات پر راکنوں اور مہلک ہتھیاروں سے متعلق شروع کر دیئے اور گیس تنصیبات پر کام کرنے والے کچھ لوگوں کو بھی انفوہ کر لیا جس کی تقسیم مسلک ہے۔ جب گیس تنصیبات کو انتہائی خطرہ ہوا تو حکومت بلوچستان نے وفاقی حکومت کی درخواست پر گیس تنصیبات کی حفاظت کے لئے ایف سی کی اضافی ففری تعینات کی تاکہ تمام گیس تنصیبات کو مکنہ ہر قسم کے نقصان سے بچایا جاسکے اور ملزموں کو گرفتار کیا جاسکے حکومت کے اس اندام پر بگٹی قبیلے کے لوگ اور گرد کے پہاڑوں پر سورچ زدن ہو گئے جب حالات نازک صورت اختیار کر گئے تو اس دوران ایک قبائلی معترض جس کا نام شیر علی مزاری تھا کو مصالحتی کردار ادا کرنے کیلئے کہا گیا۔ جس کی وجہ سے ایف سی کو علاقت سے واپس بلا لیا گیا۔ اس دوران یہ فیصلہ بھی ہوا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ آئل اور گیس کمپنی (OGDCL) کے تمام امور کا جائزہ لیکر حکومت کو اپنی سفارشات پیش کرے گی کمیٹی مذکورہ کا سربراہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری تھا اور دوسرے ممبر ان میں وزارت پیرویم سے متعلق افراد، لوگوں اور جن کے علاقے میں کام ہوتا ہے ہوم ٹیپارٹمنٹ اور ایف سی کے نمائندے شامل تھے۔

(ب) چونکہ ایف سی اور آرمی کے دستے تعینات یہ گئے تھے لہذا اس سلطے میں حکومت بلوچستان کو کسی قسم کے خرچے کے بارے میں نہیں کہا گیا۔

اپریل 2002 سے آج تک کی مدت کے دوران ضلع ڈیرہ بگٹی میں ہونے والے وہاں کوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1۔ سورخ 25 اپریل 2002 کو پیر کوہ گیس فیلڈ کے مقام پر چند نامعلوم دہشت گروں کی جانب سے کنوں نمبر 7 اور 10 پر رات کے دس بجے راکٹ داغے گئے جس کی وجہ سے پاپ لائن پھٹ گئی اور اس میں آگ لگ گئی۔

2۔ 28 مئی 2002ء کو کچھ نامعلوم دہشت گروں کی جانب سے چاندنی چوک یوں ایچ میں تین راکٹ داغے گئے کوئی جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا۔

3۔ سورخہ یکم جون اور 2 جون 2002 کو رات گیارہ بجے جکڑانی بگٹی قابکلوں کی جانب سے گیس کا کنوں نمبر 18 پر راکٹ داغے گے۔

4۔ سورخہ 7 جون 2002 کو شام 5 بجکر 45 منٹ پر دہشت گروں کی جانب سے پی پی ایل گیس جو کہ پولیس اسٹیشن سوئی سے 2 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے پاپ لائن کے کنوں نمبر 14, 16, 18, 19, 22, 122 اور 23 پر حملے کئے گئے جس کے نتیجے میں پلانٹ کے کپریسر کو نقصان پہنچا۔

5۔ سورخہ 12 جون 2002 کو 7 بجکر 30 پر چند نامعلوم دہشت گروں کی جانب سے فیلڈ لائن کے کنوں نمبر 141 ایم اور 81 یو پر فائر کئے گئے جس کے نتیجے میں فینڈر لائن کے کچھ علاقوں کو نقصان پہنچا جس کی وجہ سے کنوں بند ہو گیا اور فینڈر لائن بالکل تباہ ہو گئی اور اس پر دباؤ بڑھ گیا۔

6۔ سورخہ 12 جون 2002 کو کچھ نامعلوم دہشت گروں نے گیس فیلڈ (آرڈی 342) کنوں نمبر 3 یوی ایچ پر راکٹ داغے۔ فرنگیر کو رکے دستوں نے جوابی حملہ کیا۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

7۔ سورخہ 10 نومبر 2002ء کو کچھ نامعلوم شرپسندوں کی جانب سے کلانٹکوف سے فائر گک کی گئی۔ اور سوئی کے مقام پر کنوں نمبر 47 کی گیس پاپ لائن کو نقصان پہنچایا۔

8۔ سورخہ 11 نومبر 2002 کو کچھ نامعلوم دہشت گروں کی جانب سے سوئی کے مقام پر کنوں نمبر (Cab45) (سوئی) کی گیس پاپ لائن پر فائر گک کے ذریعہ نقصان پہنچایا گیا۔

9۔ سورخہ 22 نومبر 2002ء کو کمپریمر اسٹری کے مقام پر کچھ بگٹی قابل کے زیر زمین بیم و ہما کوں کی وجہ سے دو فراز خی ہو گئے۔

10۔ سورخہ 22 نومبر 2002ء کو کچھ نامعلوم مجرموں کی جانب سے FC کی چیک پوسٹ نمبر 45 پر دو راکٹ داغے گئے جس کے نتیجے میں کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

11۔ سورخہ 30 نومبر 2002ء کو کچھ نامعلوم اشخاص کی جانب سے ایک راکٹ داغا گیا۔ جو کہ آرڈی 418 کے نزدیک آگرا۔ اور گیس پاپ لائن کو نقصان پہنچا۔ اور جس کی وجہ سے CH ال پاور پلانٹ سے گیس کی سپلائی متاثر ہوئی۔

12۔ مورخہ 4 دسمبر 2002ء کو نامعلوم بکھنی قبائلیوں نے بی جے پی چائینا یکپ کے مقام پر ہوئی فائزگ کی۔

13۔ مورخہ 5 دسمبر 2002 کو کچھ نامعلوم درہشت گروں نے چائینا یکپ کے مقام پر ہوئی فائزگ کی جس کے نتیجے میں سیکورٹی رستوں نے جوابی کارروائی کی۔

14۔ مورخہ 7 دسمبر 2002ء کو کچھ نامعلوم درہشت گروں کی جانب سے چار راکٹ داغے گئے۔ جو کا ایف سی پوسٹ نمبر 5 اور 7 سے بی جی پی چائینا یکپ کے زدیک سوئی کے مقام پر آگئے جس کے نتیجے میں کوئی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

15۔ مورخہ 9 دسمبر 2002 کو کچھ نامعلوم درہشت گروں کی جانب سے سوئی کے مقام تھیصل بازار کی طرف سے محمد کالوئی کی جانب کلاشکوف کے تین برست فائز کیتے گئے۔

16۔ مورخہ 10 دسمبر 2002ء کو کچھ نامعلوم درہشت گروں کی جانب سے RD.238 بکھنی کا لوئی (سندھ ایریا) کے زدیک راکٹ داغے گئے اور دو پاپ لائسوں کو نقصان پہنچا جس کے نتیجے میں کراچی اور شکار پور کو گیس کی سپلائی منقطع ہو گئی۔

17۔ 12 اور 13 جنوری 2003ء کے درمیان کچھ نامعلوم شرپنڈوں نے شیر ہیک ٹلندرانی بکھنی کے گھر سوئی کے مقام پر تقریباً 30 راکٹ داغے۔

18۔ مورخہ 21 جنوری 2003ء کو کچھ نامعلوم شرپنڈوں نے 18 انج ڈائیماٹر پاپ لائن پر راکٹ داغے جس کے نتیجے میں پاپ لائن پھٹ گئی۔

19۔ مورخہ 26 جنوری 2003ء کو گیس پاپ لائن پھٹ گئی جس کے نتیجے میں آگ لگ گئی۔
جناب اپیکر: جی کوئی خمنی؟ جی لاگو صاحب۔

جناب اختر حسین لانگو: کوئی خمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اپیکر: جناب اختر حسین لانگو صاحب اپنا اگلا سوال نمبر پنکاریں۔

جناب محمد اکبر میٹنگل: جناب اپیکر! ہمارے علم میں آیا کہ تین ہزار کے لگ بھگ ایف سی وہاں پر قیمت کیے گئے ہیں کیا اسکی وجہات سردار صاحب بتاسکتے ہیں؟

سردار شناع اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): اس کے لئے کوئی الگ سوال لا میں تو پھر ہم جواب دیں گے۔ یہ تو اس سوال کا حصہ نہیں ہے یہ سوال تو پہلے انہوں نے کیا ہوا ہے۔

جناب محمد اکبر مینگل: جناب اسکر! یہ وہی تسلسل ہے جو ابھی تک چاری ہے میرے خیال میں۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور) نے ہر حال میرے knowledge میں اُنکی کوئی بات نہیں ہے لیکن وہاں پر جو ایکٹنگ وغیرہ ہوتے رہتے ہیں جو پاپ لائے ہوئے ہیں اُنکی حفاظت کیلئے ہم نے وہاں پر ایسی deploy کی ہے۔ اور کوئی آپریشن وغیرہ کیلئے نہیں کی ہے۔ وہاں پر جو ایسی ہم نے deploy کی ہے وہ پاپ لائے ہوئے کی حفاظت وغیرہ کیلئے کی ہے۔

جناب محمد اکبر مینگل: جناب اپنیکر! ہمارے کچھ خدمات ہیں اس حوالے سے کہ یہ جو گیس پاپ لائیں کے جو باقیات ہیں یا خود ہمارے اداروں کی طرف سے ہو رہے ہیں بلوچستان میں فوج کشی کی راہ ہموار کرنے کیلئے لہذا یہ جو ایف سی کی تعداد بڑھائی چاہی ہے مختلف علاقوں میں یہ اسی حوالے سے ہے۔

جناب اپنیکر: جی جناب اختر حسین الگو صاحب اپنا سوال نمبر پنکاریں۔
جناب اختر حسین الگو: سوال نمبر ۸۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جی سوال نمبر 8 کا جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔
جواب اچھکر: جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

☆ ۸ جناب اختر حسین لاغو:

کیا وزیر داخلہ از راہ کم مطلع فریں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مئی رجون ۲۰۰۲ء کے دوران ضلع بجکور میں فرشتگار کو کے ہاتھوں دو افراد کو گولی مار کر ہلاک کروایا گیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو قاتم کو اب تک گرفتار نہ کرنے کی کیا وجہات ہیں نیز مستقبل میں ایسے واقعات کی روک قوام کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ مجی رجوان ۲۰۰۲ء کے دوران ضلع بخگور میں فرنیکر کو کی فائزگ سے دو

افراد ہلاک ہوئے دراصل یہ واقعہ ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۲ کو ایف سی کے جوان مُنجوہ سے ماحقہ علاقہ میں معمول کی گشت پر تھے کہ انہوں نے اچانک ایک گاڑی جس میں غیر ملکی سامان لدا ہوا تھا، کو مُنجوہ شہر کی طرف جاتے دیکھا ایف سی کی گشتنی پارٹی نے گاڑی کو روکنے کا اشارہ کیا مگر گاڑی میں سوار افراد نے بجائے روکنے کے گشتی پارٹی پر فائزگ شروع کر دی اور شہر کی حدود میں داخل ہو گئے ایف سی والے بھی گاڑی کا چیچا کرتے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے لوگوں نے جب دیکھا کہ ایف سی والے گاڑی کا چیچا کر رہے ہیں تو انہوں نے ایف سی کی گاڑی کو گھیرے میں لے لیا اور پھر اڈ شروع کر دیا۔ ایف سی والوں نے جب دیکھا کہ اب کوئی راست نہیں ہے تو انہوں نے ہواں فائزگ شروع کر دی اسی اثناء میں سگروں کی گاڑی نکلنے میں کامیاب ہوئی۔ واقعہ کے وقت کوئی بندہ زخمی نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی ایسی اطلاع ملی۔ ایف سی کی گشتنی پارٹی واپس اپنے مقام پر آگئی اس کے بعد شہر سے اکاذ کا فائزگ کی آوازیں آتی رہیں۔ بعد میں دو افراد کی ہلاکت جس میں سے ایک کا تعلق ایران سے تھا کی اطلاع ملی اور چند ایک کے زخمی ہونے کی۔

(ب) یہ درست نہیں کہ قاتلوں کو اب تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ قوعہ کے روز ہی وہ جوان جو موقع پر تھے کو حرast میں لے لیا گیا ہر یہ یہ کہ حکومت بلوچستان نے مُنجوہ کے واقعہ میں مرنے والے ناصر حیدر ولد امید علی اور نور محمد ولد در محمد کے لاٹھین کو مبلغ دو دولاکھ روپے بطور معاوضہ دیئے اور رضی محمد علی، علی اکبر، اسحاق ولد شیر محمد اور علی جان ولد باران کو پچاس پچاس ہزار روپے دیئے جن کے چیک سابقہ مشر جناب حسین بنگلہ نے خود مُنجوہ جا کر تقسیم کئے جہاں تک رہا تعلق اس قسم کے واقعات کی روک تھام کا تو حکومت اس سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے۔ کفر نیپر کو رکے دائرہ اختیار کو محدود کیا جائے تاکہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔

جناب اختر حسین لانگو: سردار شاء اللہ صاحب سے سب سے پہلے تو میں یہ سوال کروں گا کہ کیا ایف سی کو شہر کے چیز میں ناکر لگانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جناب اسٹیکر: جی؟

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور) سر ایف سی تو دیے تو بارڈر کیلئے ہیں لیکن جب یہاں پر جن علاقوں میں لا ایمنڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو یا حکومت سمجھے کہ یہاں پر پولیس یا یونیورس سے حالات

کنٹرول نہیں ہوتے ہیں تو وہاں پر ایف سی کو بیلایا جاتا ہے اور ایف سی کو ناکر لگانے کی اجازت دی جاتی ہے وہ کچھ وقت تک اور کچھ ناممکن رہتے ہیں اسکے بعد جب حالات کنٹرول ہو جاتے ہیں تو اسکے بعد وہاں سے ایف سی کو ہٹا دیا جاتا ہے۔

جناب اپنے: اچھا ایف سی خود آتی ہے یا پھر حکومت نہ لاتی ہے؟

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور) حکومت نہ لاتی ہے خود نہیں آتی۔ آپ کی انتظامیاً سے بلاتی ہے۔

جناب اپنے: جی اکبر صاحب۔

جناب محمد اکبر مینگل: سردار صاحب آپ کو یاد ہو گا کہ یہ جو واقعہ ہوا تھا اسکے فوراً بعد آپ نے ایک جلسہ پنجور میں کیا تھا اور شاید آپ نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ایسے واقعات اگر وہنا ہوئے تو آپ اپنے ایم پی اے کی جو مبرشرپ ہے اُس سے استغفاری دیں گے۔ اُسوقت تو آپ نے میرے خیال میں یہ جوابات نہیں بتائے تھے جو آج کل یہاں پر آپ نے ہمیں written میں دیے ہیں اور یہ میرے خیال میں دہشت گرد نہیں ہے یہ الگ بات ہے بلوچستان کے پارڈر پر جتنے بھی ایف سی کی چیک پوسٹسیں ہیں جب ہم وہاں سے گزرتے ہیں تو انہیں سارے بلوچستانی دہشت گرد نظر آتے ہیں۔

جناب اپنے: مینگل صاحب آپ نہیں تقریر نہ کریں۔ ایک تو جلسے کی بات ہے اور ایک یہاں پر جو سرکاری سوال آیا ہے اُس کا انہوں نے جواب دے دیا۔ اب چوک پر جو اس نے کہا وہ تو۔۔۔۔۔ یہاں پر اگر آپ کو کچھ غمنی سوال پوچھنا ہے تو پوچھیں۔

جناب محمد اکبر مینگل: جناب یہ بھی اسی حوالے سے ہے جناب اپنے صاحب۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): ایسی کوئی بات نہیں ہے میں نے یہ کہا تھا کہ آپ سب لوگ آئیں مشترک طور پر جو بھی آپ نے کرنا ہو گا استغفاری دینا ہو گا ہم سب مشترک طور پر استغفاری دیں اسکے لیے استغفاری دینے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا اور سری بات یہ ہے کہ جو آپ نے غمنی سوال کیا وہ میری کچھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ کیا غمنی سوال کر رہے ہیں؟

جناب اختر حسین لاغو: جناب سردار صاحب میرا ایک غمنی سوال ہے اسیں آپ نے لکھا ہے کہ ملزمون کو

تا حال گرفتار نہیں کیا گیا۔ کیا ہم اس کو حکومت کی کمزوری سمجھیں؟ دوسری بات یہ ہے آپ نے لکھا ہے کہ معاوضے کے طور پر بچا سبچا سبز اردو پر زخیوں کو دیے گئے ہیں۔ کیا ہم اسی طرح لوگوں کو مارتے رہیں گے اور بچا سبچا سبز اردو پر گروں میں تقسیم کرتے رہیں گے؟

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): ایک تو گورنمنٹ کا procedure ہے وہ تو ظاہر ہے کہ جہاں بھی کسی کے ساتھ زیادتی ہو دہاں پر گورنمنٹ جو ہے ان کے اذالے کے لئے جو بھی مناسب سمجھتی ہے زخیوں کو پیسے دیتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ ملزمان پکڑنے نہیں گئے ہیں تو اسکا جواب دیوں؟ اگر ملزمان پکڑنے نہیں جاتے اختر جان تو آپ نے بھی تو کہا تھا کہ جب تک ملزمان پکڑنے نہیں جائیں گے ہم جو ہیں حلف نہیں اٹھائیں گے تو اس بات کی کامیابی میں آپ کے بیٹھنے کا سلسلہ ہی سبی ہے کہ ملزمان پکڑے گئے ہیں اگر ملزمان پکڑے نہ جاتے تو آپ کیسے اسکی میں بیٹھتے؟

جناب اختر حسین لاغو: سردار صاحب یہ کوئٹہ نے ہمیں یقین دہانی کرائی تھی کہ ملزمان گرفتار ہوں گے اس لئے ہم نے حلف اٹھایا۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): اسکا مطلب ہے کہ ملزمان گرفتار ہو گئے ہیں جو آپ بیٹھ گئے ہیں۔

جناب اپنے بزرگ: آپ لوگ آپس میں سبو لمیں۔

جناب اختر حسین لاغو: ہم یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ آیا ہمیں جو یقین دہانی کرائی گئی تھی اس پر عملدرآمد ہوا ہے یا نہیں؟ اور اس سلسلے میں کون کون گرفتار ہوئے ہیں؟

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): آپکے اسکی میں بیٹھنے سے یہ ثبوت ہے آپ ہمارے سامنے اسکی میں جب بیٹھے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ملزمان گرفتار ہوئے ہیں۔ اگر بیٹھل اسکی۔۔۔ آپ نے خود ہی کہا تھا کہ ”اگر ملزمان گرفتار نہیں ہوں گے ہم حلف نہیں اٹھائیں گے“ تو اس کا مطلب ہے کہ ملزمان گرفتار ہوئے ہیں تو آپ نے حلف اٹھائے ہیں ویسے آپ کیسے اسکی میں بیٹھے ہیں؟

جناب اختر حسین لاغو: لیکن جناب اسکیں اُن ملزمان کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ آیا وہ گرفتار ہوئے ہیں یا نہیں؟ آپ کے جواب میں انہا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایلووکیٹ: جناب اسکر ایہ جو جواب موصول ہوا ہے اُنہیں بہت لذاد ہے پہلے تو یہ کہا جا رہا ہے کہ-----
جناب اسکر: آپ نے اس وال لائیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: جناب ایڈیکٹ صاحب جو جواب موصول ہوا ہے اس میں بہت تضاد ہے پہلے تو یہ کہا جا رہا تھا۔ کہ واقعیت کے وقت کوئی بندہ زخمی نہیں ہوا آپ ذرا سن لیں تو کہی شہ کوئی ایسی اطلاع ملی ایف سی کی حکمتی نہیں واپس اپنے مقام پر آگئی اس کے بعد شہر سے اکی دکی فائزگ کی آوازیں آتی رہیں بعد میں دو افراد کی ہلاکت جس میں ایک کا تعلق ایران سے تھا۔ چند ایک کی زخمی ہونے کا یہاں لکھا گیا ہے اور بعد میں لکھا گیا ہے کہ فلاں فلاں قتل ہوئے مارے گئے اور فلاں فلاں زخمی ہوئے ان کو اتنے پیسے دیے گئے یعنی ایف سی کی جانب سے واضح طور پر کہدا گیا ہے کہ وہ آئے تھے اسکی فائزگ سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا اور وہ واپس چلے گئے پھر اکی دکی فائزگ ہوتی رہی اور لوگ مرتے رہے اور زخمی ہوتے رہے اور پھر دو لاکھ روپے دیے ہمارے رواج میں تو دس دس لاکھ روپے جو آپس کے قتل ہوتے ہیں وس دس لاکھ روپے جرمانہ ہوتے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے دو دلاکھ روپے دیے کہ یہاں ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو یہ جو ایف سی والے ہیں ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ فتاویٰ نہیں کیا گیا ہے اس پر باقاعدہ مقدمہ نہیں چلا ہے اس سے پوچھ چکھنے نہیں ہوئی ہے کہ کس بنیاد پر انہوں نے فائزگ کی اور جو لوگ مارے گئے تھے کیا وہ اس میں طوث تھے یا نہیں میر اسوال یہ ہے سردار صاحب سے؟

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب ائمکر صاحب یہ مسئلہ کوٹھ میں ہے کوٹھ کو تو
ہم یہاں پر ڈسکس ہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اپنے کریم ٹھیک ہے۔ سردار عظیم موسیٰ اخیل اپنا سوال نمبر (۲۰) لیکاریں۔

سردار محمد عظیم خان موسی خیل: سوال نمبر (۲۰)

۲۰☆ سردار محمد اعظم خان موئی خیل: (مورخ ۲۰ فروری ۲۰۰۳ء کے اجلاس میں مندرجہ کیا وزیر داخلہ از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹلچ موسیٰ خیل ایک وسیع و عریض علاقہ پر محیط ہے اور لیویز کی موجودہ تعداد

(Strength) انتظامی امور کی انجام دہی بطریق احسن بھانے کیلئے ناکافی ہے؟

(ب) اگر جو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع موئی خیل میں لیوریز کی تعداد صوبہ کے دیگر اضلاع کے برار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟ (Strength)

وزیر داخلہ:

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع موئی خیل ایک وسیع و عریض علاقہ پر محیط ہے جس کا کل رقبہ ۲۷۵ مربع کلومیٹر ہے اور ضلع کی کل بادی تقریباً ۱۳۲۴۰۰ ہے ضلع میں لیوریز کی کل تعداد ۲۳۰ ہے ضلع موئی خیل کا شمار صوبے کی نسبت پر امن علاقوں میں ہوتا ہے۔ جہاں پر جرامم کی شرح نہ ہونے کے براء ہے جس کے لئے لیوریز کی موجودہ تعداد انتظامی امور کی انجام دہی کو بطریق احسن بھانے کے لئے مناسب ہے البتہ شرح کے لحاظ سے تعداد کم ہے۔

(ب) مندرجہ بالا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے پھر بھی حکومت ضلع موئی خیل میں لیوریز کی تعداد کو دور حاضر کی ضروریات کے نیشن مطابق کرنے کے لئے سمجھدی ہے۔

جناب اپنے سوال: جواب کو پڑھا ہوا تصویر کیا جائیگا کوئی ضمنی سوال۔

سردار محمد عظیم خان موئی خیل: جناب اپنے سوال کے جواب میں جناب وزیر صاحب نے لکھا ہے کہ موئی خیل پر امن علاقہ ہے اسی وجہ سے ہم نے لیوریز کی تعداد کم رکھی ہے وزیر صاحب سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ پر امن علاقے جتنے بھی بلوچستان میں ہیں ان کی شاخ و ارتقیل دی جائے کہ پر امن اضلاع میں لیوریز کی تعداد کتنا ہے اسکے علاوہ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب امیں یہ بتائیں کہ جو پر امن اضلاع ہیں ان میں لیوریز کی تعداد کس قدر ہے۔

سردار شاہ اللہ خان زبری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جناب اپنے سوال یہ ہے کہ اس میں انہوں نے جو لکھا ہے وہ پرہنگ کا کوئی مسئلہ ہو گا جہاں پر پر امن علاقے ہیں میرت کی بنیاد پر جو علاقے ہیں کیونکہ ضلع موئی خیل اب نیا ضلع بنتا ہے درمیان میں اس کو ختم کیا گیا۔ پھر بعد میں جو ہے یہ دوبارہ ایک ضلع بناتا ہے ایک یہ ایک نیا ضلع ہے تو اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پوٹسٹ کریٹ - Creat کریں ہم سردار صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ جو بھی ان کا حق بنے گا میرت پر ہم انشاء اللہ ان کو لیوریز کی پوٹسٹ دیں گے ابھی

Recently ہم نے کچھ یوئر کی پوشیں انداز کی ہیں اخبار میں آئی ہیں خلع موئی خیل کی جھٹی پوشیں ہو گئی وہ ہم بھرتی کر لیتے اور ہم وہاں کے متعلقہ ذی اسی اوکو باقاعدہ لکھیں گے کہ وہاں پر ان کو تھی پوشیں Require ہیں جتنی پوشیں ان کو ضرورت ہیں ہمیں وہ کریت کریں گے۔ ہم وہاں پر Appoint کر لیتے۔

جناب اپنیکر: جناب والائیں وہ تو ثیک ہے سردار صاحب نے جو پلیسٹری سوال کیا ہے وہ آپ سمجھیں کہ مجھے اسٹ چاہئے باقی خلوں کی۔

سردار شناہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): اس کے لئے Fresh سوال کریں میں جواب دیوں گا۔

جناب عبدالرحمٰن زیارتوال ایڈوکیٹ: جناب اپنیکر موئی خیل کے پر امن علاقے کے بارے جو نظر موصوف صاحب بتا رہے ہیں اصل میں اور الائی سے ذیرہ غازیخان جاتے ہوئے موئی خیل خلع کے ہائی ویز کا بہت بڑا حصہ اس میں آتا ہے اور اس روڈ پے ہر روز ڈکیتیاں اور اس پر ٹرکوں اور بسوں کو لوٹنا روز کا معمول بن گیا ہے تو سوال یہ ہے کہ یوئر کی تعداد کو بڑھانا اور اس بائی وے کو جو موئی خیل کے بعض حصے میں سے گزر رہا ہے اس کو Protect کرنا بارکھان کے جس علاقے سے گزر رہا ہے اس کو پروٹکٹ کرنا اور الائی کے جس علاقے سے گزر رہا ہے اسے پروٹکٹ کرنایا ان کی ذمہ داری ہے کوئی دن کوئی رات ایسی نہیں ہوتی ہے کہ اس روڈ پے ڈکیتیاں نہیں ہوتیں اور کوئی خوف وہر اس لوٹنے والوں کو نہیں ہے۔ آرام سے سب کچھ کر جاتے ہیں۔

جناب اپنیکر: سردار صاحب نے کہہ دیا کہ ہم پوشیں بڑھائیں گے انشاء اللہ وہ اسے بڑھائیں گے۔ سردار محمد اعظم خان موئی خیل اپنا سوال نمبر پکاریں۔

سردار محمد اعظم خان موئی خیل: سوال نمبر ۲۱

۲۱۵۶ سردار محمد اعظم خان موئی خیل (مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۰۳ء کے اجلاس میں موفر شدہ) کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۱۱۲ کتوبر ۱۹۹۹ء تا ۲۸ نومبر ۲۰۰۲ء کے دوران صوبہ کے مختلف اضلاع میں گریٹ اتا گریٹ ۱۶ کے کل کس قدر

ملازم میں تعینات کئے گئے ہیں تعینات کردہ ملازم میں کے نام بعد ولدیت، آسامی جائے تعیناتی کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ:

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپنکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار محمد عظیم خان موئی خیل: جناب اپنکر میر اسوال ۱۱۲ کو ۱۹۹۹ء سے لکھر ۲۰۰۰ء تک کا ہے میں نے مختلف اخلاع میں ضلع وار اسامیوں کی تفصیل مانگی تھی بہاں پر ایک پلنڈہ پڑھا ہوا ہے جس میں تفصیلات مختلف اخلاع کی خالی آسامیوں پر جو بھرتیاں ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل میں بتاتا چلوں جناب اپنکر صاحب کو ہلو میں ایک ہزار لوگ بھرتی ہوئے ہیں اس کے مقابلے میں اور الائی میں ۸۷۰ لوگ بھرتی ہوئے ہیں اس طرح جناب اپنکر کچھی میں ۲۱۲ بندے اور زیارت میں ۲۶ جناب اپنکر صاحب آپ کی اجازت سے نصیر آباد میں ۲۰ بندے اور سبیل میں ۱۱۰۴ بندے اور زیارت میں بڑا فرق ہے بڑا گیپ ہے وزیر موصوف صاحب امیں یہ بتائیں کس قانون اور کس قائد کے تحت یہ بھرتیاں عمل میں لائی گئیں اور اس میں اتنا بڑا فرق کیوں رکھا گیا ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و تباہی امور): جناب اپنکر صاحب یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں یہ ہماری گورنمنٹ سے پہلے ہوئی ہیں میں وزیر موصوف کو یقین دلاتا ہوں کہ اب جو Appointments ہو گئی وہ میراث کی بنیاد پر ہو گئی اور جس ضلع کا جتنا حق بنے گا ہم انشاء اللہ انکو ان کا حق دیں گے اور بالا فرق بلوجستان کے کسی بھی ضلع کا ماتحت امتیازی سلوک نہیں کیا جائیگا اور جوان کا حق بنے گا ان کو دیں گے باقی جہاں تک رہا ان کا دوسرا سوال وہ بہت بڑا سوال ہے یہ ایک بہت بڑا پلنڈہ ہے وہ وہاں اس کے نیز پر رکھ دیا ہے کوئی میرے خیال میں ۳۰ اصلاحات کا پلنڈہ ہے باقی ہم نے لاہوری میں رکھ دیا ہے جس سمجھ کرو وہاں سے دیکھنا ہو وہ اس کو دیکھ سکتا ہے۔

جناب عبدالحیم زیارتوال ایئر ووکیٹ: جناب والا جو جواب آیا ہے۔ واقعی حیثیم ہے ہمارے پاس تو نہیں ہے نہیں تو نہیں دیا گیا ہے وہاں رکھا ہے کل کا جو نہیں ایجاد ہو یا گیا تھا اس میں جواب نہیں تھا اس

میں لکھا تھا کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے آج وہاں لا جبریری میں رکھ دیا ہے اس کو ذرا پڑھیں گے اور ضمی

سوال اس کے پڑھنے کے بعد کریں گے اس کی اجازت ہو۔

سردار محمد اعظم خان موئی خیل: جناب اپنے صاحب اتنا بڑا پلندہ رکھا ہے ہمیں موقع دیا جائے تاکہ تم اس کو پڑھیں اس کے ضمی سوالات تیار کریں۔

جناب اپنے صاحب اس کے پڑھنا آپ کا کام تھا آج کے لئے آپ نے تیاری کرنی تھی۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو وکیٹ: جناب اپنے اس میں ایک ہزار کو ہلو میں تھیات ہوئے ہیں اور ۱۲۰۰ پورے صوبے میں۔

جناب اپنے صاحب اس کے ہمارے دور سے پہلے کا ہے آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو وکیٹ: پہلے کا ہے کس نے کیا ہے کس بنیاد پے ہوا ہے کس سے پوچھس کس کے پاس جائیں کہ ایک ہزار کو ہلو میں باہر سوپورے صوبے میں کو ہلو میں وہ لوگ کیا کر رہے ہیں وہ ہمیں بتایا جائے وہ کیا صورت حال تھی کہ ایک ہزار یوینز بھرتی کر لئے گئے اور پورے صوبے میں کوئا من ہے کہ وہاں پر صرف بارہ ہو۔

جناب اپنے صاحب اس کا جواب دیں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): پڑھنے کے کو ہلو میں لا ایئڈ ارڈر کا مسئلہ پڑا گھبیرہ ہے وہاں پر آئے دن را کٹ چل رہے ہیں وہاں پر لوگوں کے جان وال کا تحفظ نہیں ہے وہاں پر لوگ روڑوں پر ٹریونگ نہیں کر سکتے وہاں لائن مائنز بھجوائے جاتے ہیں ظاہر ہے گورنمنٹ نے کچھ دیکھا وہاں پر ایک ہزار پوسٹیں دی چیں ہم سب بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلوچستان ایک چھوٹا سا صوبہ ہے ہمیں ان سب حالات کا پڑھنے کے وہاں پر کو ہلو میں کیا حالات ہیں کوئی روڈ پر جانکیں سکتا ہے اور آئے دن وہاں پر مائنز پھٹ رہے ہیں آئے دن وہاں پر راکٹ چل رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی گورنمنٹ نے وہاں کچھ دیکھ کر پوسٹیں دی ہو گئی ویسے تو کوئی نہیں دے سکتا۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو وکیٹ: جناب اپنے صاحب اس کے پڑھنا کہ ہو رہے ہیں یہ اس وقت کے بعد ہو رہے

ہیں جب ایک ہزار آدمی بھرتی ہوئے اس سے پہلے نہیں تھے یہ اب ہو رہے ہیں یہ ایک ہزار جب آئے ہیں ایک ہزار کی یہ کرتوت ہے ما نیز رکھے جا رہے ہیں دھماکے بھی کیے جا رہے ہیں لوگوں کو بھی مارے جا رہے ہیں بس کو خواہ کر کے لے جاتے ہیں اور ۱۰۸ آدمیوں کو مار کے چھوڑ دیتے ہیں یہ تواب ہو رہا ہے ایک ہزار کی بھرتی کے بعد بھرتی ہونے سے پہلے نہیں تھے میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو لوگ بھرتی کیے گئے کیوں بھرتی کیے گئے کس لئے بھرتی کے گئے اور اگر اس مقصد کیلئے بھرتی کیے ہیں تو ہمیں رونا چاہئے پھر تو ما نیز نہیں ہونی چاہیے ما نیز نہیں رکھنی چاہئے یہ جو ما نیز رکھ رہے ہیں ما نیز کا سلسلہ اس طریقے سے جا رہی ہے کام نہیں ہو رہا ہے چھاؤنگ کو نہیں چھوڑ رہا ہے فلاں ہو رہا ہے تو پھر ایک ہزار بندے دینے کا فائدہ کیا ہے ایک ہزار آدمیوں کا خرچ برداشت کریں لیکن اس کے باوجود وہ امن بھی نہیں دے سکدے وہ روڈ کو بھی پر دیکھ نہ کر سکتے تو پھر فائدہ کیا ہے۔

جناب اپنیکر: تم مخفی سوال ہو گئے تھے زیادہ کی منجاٹش نہیں ہے اگر کوئی فریش سوال ہو تو۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): تقریباً ۲۰ پرسنٹ انہوں نے لا ایڈڈ آرڈر کو سمجھن کیا ہے جناب اپنیکر: تم مخفی سوال ہو گئے تھے زیادہ کی منجاٹش نہیں ہے اگر کوئی فریش سوال ہو تو۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈڈ و کیٹ: یہ ایک ہزار آدمی اور الائی میں مداخلت کرتے ہیں۔ کوہلو میں نہیں۔

جناب اپنیکر: آپ اس کا کوئی ثبوت پیش کریں کوئی تحریک لائیں۔

سردار محمد عظیم خان موی خیل: اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں پر گڑبڑ ہو بد معاشی ہو وہاں پر لیویز کی Strength زیادہ ہو گی جہاں پر امن ہو گا وہاں پر لیویز کی Strength کم ہو گی ہمارا علاقہ بھی قدرتی معدنیات سے مالا مال ہے وہاں پر کیس بھی ہے سب کچھ ہے اگر اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ وہ علاقتے بھی Disturb رہیں گے تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: سردار عظیم صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جی سردار صاحب۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جیسے آزادی ممبر نے کہا وہ آئیں میرے ساتھ بیٹھیں اس مسئلے پر میرے ساتھ Discuss کریں جہاں وہ ثبوت پیش کریں کہ وہ دوسرے ضلع سے آ کر مداخلت کرتے ہیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کے خلاف کارروائی کروں گا آپ آئیں بیٹھیں

ہمارے ساتھ آپ ہمارے کو لیگ ہیں۔ (شور)

جناب اپنے تکریب رحیم صاحب ہوم نشر صاحب نے جو کہ دیا ہے۔ رحیم صاحب Please رحیم صاحب آپ پیش میں سردار محمد عظیم موسیٰ خیل صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔ اگلا سوال آپ کا ہے۔

☆ ۱۰۳ سردار محمد عظیم خان موسیٰ خیل:

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں اس وقت نیز یور کی کل تعداد کس قدر ہے ضلع و تقسیل دی جائے نیز یور کی آسامیاں کس قانون اور قاعدے کے تحت تخلیق نیز پر کی جاتی ہیں اور ضلع و تقسیم کے فارمولے کیوضاحت بھی کی جائے؟

وزیر داخلہ:

جواب طویل ہونے کی وجہ سے متعلقہ مسئلہ سے ابھی تک موصول نہیں ہوا اگلے اجلاس میں پیش کر دیا جائیگا۔

جناب اپنے تکریب: سردار صاحب۔

سردار محمد عظیم خان موسیٰ خیل: جناب اس پر تو لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے میرے جتنے بھی سوالات ہیں اس میں یہی لکھا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے جواب موصول نہیں ہونا اس کا کیا علاج ہے اس کو ہم کیا تبلیغ دے سکتے ہیں۔

جناب اپنے تکریب: جی سردار صاحب سوال نمبر ۱۰۳ کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): چونکہ سوال کافی لمبا تھا اس وجہ سے یہ موصول نہیں ہوا ہے اس کو ان شاء اللہ Next Session میں ہم دے دیں گے۔

جناب اپنے تکریب: Next Session میں آپ جواب دے دیں۔ صحیح ہے OK۔

سردار محمد عظیم خان موسیٰ خیل صاحب اگلا سوال اس سوال کا جواب اگلے سیشن میں پیش ہو گا جواب آیا گا جواب دے دیں گے۔

سردار محمد عظیم خان موسیٰ خیل: یقین دہانی کرائی تھی کہ اگلے اجلاس میں آپ کے تمام سوالوں کے جواب ہم دیں گے اس سیشن میں۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): پہلے والے سوالات کا جواب تو دے رہے ہیں یہ آپ نے

دے دیئے ہیں یہ تو ابھی اس سیشن کے لئے دیئے ہیں۔

سردار محمد عظیم موسیٰ خیل: جناب اپنے صاحب یہ اسی سوالوں کا وہ حصہ ہے۔ وہی پرانے سوالوں کا حصہ ہے۔

جناب اپنے صاحب: سردار عظیم صاحب اگلے دن جو اجلاس ہوگا اس میں جواب آئیگا انشاء اللہ۔
سردار صاحب اگلوں سوال۔

☆☆☆ا) سردار محمد عظیم خان موسیٰ خیل:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ ذوالفقار علی مگسی کے دور حکومت میں لورالائی کے لئے سٹرنچ جیل منظور ہو چکی تھی جس کیلئے فنڈ زمجھی ریلیز ہونے کے باوجود اس اہم منصوبے پر تا حال کام کا آغاز نہیں ہوا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا موجودہ حکومت اس منصوبے پر کام کے آغاز کا ارادہ رکھتی ہے نیز اگر جواب اپنی میں ہے تو وجہ تلاشی جائے؟
وزیر داخلہ۔

جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔

جناب اپنے صاحب: جی کوئی سٹرنچ اس میں۔ سردار عظیم صاحب۔

سردار محمد عظیم خان موسیٰ خیل: جناب میر احمدی سوال یہ ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ ذوالفقار علی مگسی کے دور میں لورالائی سٹرنچ جیل کے لئے فنڈ بھی کھا گیا لیکن اس کے باوجود اس پر کام نہیں ہوا اس کی کیا وجہ بوجہات ہو سکتی ہیں یہ کام ابھی تک کیوں نہیں ہوا ہے آئندہ اس کام کو کرنے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں۔

جناب اپنے صاحب: جی سردار صاحب۔

سردار انشاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب اپنے صاحب اس کا جواب تو دے دیا ہم نے ایسا کوئی فنڈ وغیرہ اس گورنمنٹ کے دوران میں نہیں رکھا تھا لیکن اب اگر ہم ریکوئست کریں گے گورنمنٹ آف بلوچستان سے اگر وہ ہمیں فنڈ دیں تو وہاں پر ہمیں جیل بنانے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: جی سردار صاحب۔

سردار محمد عظیم خان موسی خیل: جناب اپنیکر صاحب جواب میں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے زبانی با تین میرے خیال میں تو اعد و ضوابط کے خلاف ہیں جو سوال تحریری ہوتا ہے جواب اس کا تحریری ہونا چاہئے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جواب آپ کے ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔ آپ کی میز پر رکھا ہوا ہے۔

جناب اپنیکر: آپ کی میز پر ہے جواب۔

سردار محمد عظیم خان موسی خیل: یہ بھی تو آپ لوگوں کا دیا ہوا ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): نہیں اس کو چھوڑیں آپ کی میز پر رکھا ہوا ہے۔

سردار محمد عظیم خان موسی خیل: سوال کے جواب میں جو کچھ بھی میں ملا ہو گا ہم اسی کے حوالے سے اسی میں بات کریں گے۔

جناب اپنیکر: نہیں میز پر جواب پڑا ہوا ہے آپ پڑھ لیں سردار محمد عظیم موسی خیل صاحب اگلا سوال۔

سردار محمد عظیم خان موسی خیل: جناب اپنیکر صاحب سوال نمبر ۲۷۔

☆☆ ۲۷) سردار محمد عظیم خان موسی خیل:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لورا لائی میں اکثر تعداد میں ایسے افراد کو ڈو میساکل شیخیت جاری ہوئے ہیجمن کا تعلق ملک کے دیگر صوبوں سے ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خصوصاً حکمہ تعلیم پولیس و دیگر فورسز میں ملازمت پذیر دیگر صوبوں سے تعلق رکھنے والے ملازموں کے ڈو میساکل جعلی ہیں۔ اور سابقہ دور حکومت میں محکمان انکوارری کے نتیجے میں کئی ملازمین کو ملازمتوں سے برخاست بھی کیا گیا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لورا لائی میں ڈو میساکل شیخیت کی

تحقیقات کرنے اور ایسے افراد جن کے ڈو میسائل سر شیقیث جعلی ثابت ہوں یا ایسے افراد جن کی جائیداد کا رو بار و دیگر خاندان دوسرے صوبوں میں ہوں وہ صرف مراعات کے حصول کیلئے مقامی آبادی کی حق تلفی کیلئے لورالائی کے ڈو میسائل ہولڈر ہوں کے ڈو میسائل شیقیث کی منسوخی نیز ڈو میسائل شیقیث کے غیر قانونی اجراء کو روکنے کے لئے قوانین سخت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب لغتی میں ہے تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر داخلہ:

جواب طویل ہونے کی وجہ سے متعلقہ محکمہ سے بھی تک موصول نہیں ہوا اگلے اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور)۔ کوئی اچھی چیز مانگے جیل کیوں مانگتے ہو۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: آپ کے لئے اچھی نہیں ہو گی ہمارے لئے ہر بڑے کام کی چیز ہے۔

جناب اپنیکر: سردار اعظم صاحب کوئی سپاہیتی سوال۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: جناب اپنیکر صاحب لورالائی موسیٰ خیل اضلاع میں بوگس سر شیقیٹوں پر مختلف حکوموں میں خصوصاً محکمہ تعلیم اور محکمہ پولیس میں بے شمار لوگ Appoint ہوئے ہیں جن میں چند ایک کا میں یہاں ذکر کرنا چاہونگا لورالائی دفتر کے ریکارڈ کے مطابق چار شیقیث کا اجراء عمل میں لایا گیا ہے جن میں غلام سرور ولد اللہ بخش بزرگار بوگس نمبر ۲۔ عبدالرحمن ولد محمد رمضان اس کا شیقیث بھی بوگس نمبر ۳ محمد اقبال ولد کا لوحان یہ ~~بکھر~~ غیر قانونی نمبر ۴ رشد احمد ولد غلام حسین سر شیقیٹس ایشو ہوئے ہیں اس کے علاوہ جناب محمد اکبر ولد اللہ بخش جعلی شیقیث محمد سید ولد باوام جعلی شیقیث منظور احمد ولد ابراهیم جعلی شیقیث انصارت ولد مبارک جعلی شیقیث میں نے بلور نسونہ یہاں پیش کئے اسی طرح موسیٰ خیل میں، بارکھان میں، ضلع لورالائی میں، خضدار میں اور مختلف اضلاع میں ایسے لوگ لگے ہیں جن کے شیقیٹ بوگس ہیں اور مختلف حکوموں میں محکمہ تعلیم اور محکمہ پولیس میں ان کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔

جناب اپنیکر: کوئی ہم کیا بنتا ہے آپ کیوں کریں۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: کوئی ہم میرا یہ بنتا ہے کہ جناب اپنیکر صاحب کے جلوگ لگائے گئے ہیں ان

کے خلاف تحقیقات کی جائے اور آئندہ کے لئے اس عمل کو روکا جائے۔

جناب اپنے بھائی: جی سردار صاحب۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور) نوہ آئیں بالکل میرے ساتھ چیمبر میں پیشیں کہ ان کے ساتھ Proof ہے وہ ثبوت لا کیں کہ جوڑو میساں یہاں غلط بنائے گئے ہیں بلوچستان کے جس ضلع میں ہوا ہم اتنے خلاف کارروائی کریں گے وہ ثبوت کے ساتھ دیں میں یہ ان کو یقین دلاتا ہوں کہ-----

جناب اپنے بھائی: جناب چکوں علی صاحب اپنا سوال نمبر پنکاریں۔

۳۶☆ جناب چکوں علی ایڈوکٹ:

کیا وزیر داخلہ از رہا کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ میں پولیس اور لیویز کی حلقہ اختیار داری با الترتیب اسے ایریا اور بی ایریا کس قانون / ضابطہ کے تحت عمل میں آئی ہے تفصیل دی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اے اور بی ایریا کی صحیح تخصیص نہ ہونے کی وجہ سے اکٹھنگیں جرائم میں عمل داری کے بھائے پولیس اور لیویز ایک دوسرے کو ذمہ دار ہھرا تے ہیں۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ لیویز اور پولیس کے درمیان واضح حلقہ عمل داری نہ ہونے کی وجہ سے جرائم میں وہ بدن اضافہ ہو رہا ہے نیز کیا حکومت اس سلسلہ میں اقدامات اتخاذ نہ کیا اور رکھتی ہے؟

وزیر داخلہ:

(الف) صوبے میں پولیس اور لیویز ایریا یعنی A اور B ایریا کی ضابطے یا قانون کے تحت نہیں بلکہ خالصتاً انتظامی بنیادوں پر بنائے گئے ہیں چونکہ صوبہ بلوچستان ملک کے 43% رقبہ پر مشتمل ہے۔ لہذا صوبے میں 4.1% رقبہ یعنی A ایریا ہے جہاں پر قانون کی عمل داری پولیس کی ذمہ داری ہے جبکہ 95.9% رقبہ پر ذمہ داری لیویز فورس کو سونپی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ A اور B ایریا کی صحیح تخصیص نہ ہونے کے باعث جرائم میں اضافہ ہو رہا

ہے صوبے بھر میں پولیس کے تھانوں کی تعداد 87 جبکہ لیوریز تھانوں کی 320 ہے پولیس اور لیوریز تھانوں کی حدود کا تعین بذریعہ نیٹوکریشن کیا گیا ہے جس کی تفصیل ہر تھانے میں موجود ہے اور اس طرح سے پولیس اور لیوریز اپنی حدود میں با آسانی اپنے کام سرانجام دے رہی ہیں۔
تاہم کسی بھی تضاد کی صورت میں ہومڈی پارٹمنٹ سے واضح احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ موقع واردات پر پہنچنے والی ایجنسی قانونی کارروائی کی ابتداء کرے گی تاکہ ملزم ان اس آڑ میں کوئی فائدہ نہ لے سکیں اور صحیح حدود کا فیصلہ بعد میں ہومڈی پارٹمنٹ کرتا ہے۔

(ج) پولیس اور لیویز کی حدود انتہائی واضح ہیں جو اپنی اپنی حدود میں قانون پر عمل داری کا ذمہ دار ہیں حدود کے متعلق تازیعات ریکارڈ پر موجود نہیں ہیں تاہم کسی تازیع کی صورت میں ہومڈی پارٹیٹ سے واضح بہایات جاری کی گئی ہیں جس کا ذکر (ب) میں موجود ہے۔

اس سلسلے میں کبھی کبھی قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مجرم کی گرفتاری میں مشکلات پیش آتی ہیں کہ جب کوئی مجرم A ایریا میں جرم کرنے کے بعد B ایریا میں چلا جاتا ہے اور اسی طرح اکثر اوقات B ایریا میں جرم کرنے کے بعد A ایریا میں چلا جاتا ہے۔ مزید برآں سابقہ حکومت نے لیوریز کی تخلیل نو کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا ہے جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

جناب امیرکر بھی گپکول صاحب کوئی پہلی منزی۔

جناب پکول علی ایڈو ویکٹ: جناب میں سردار صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ آج کل جو لاءِ اینڈ آرڈر کی ذمہ داری دہ Devolution Plan کے تحت ضلعی حکومتوں کو دی گئی ہے اور یہاں جو اپر Sorry Sir میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت پاکستان میں تین حکومتیں پہل رہیں ہیں ایک وفاقی ایک صوبائی ایک ضلعی جو لاءِ اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے Devolution Plan کے تحت اسے نوٹلی ضلعی حکومتوں کو دی گئی ہے لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں یہاں جو احکامات ہمارے ہوں ڈیپارٹمنٹ اشو کر رہا ہے خاص کرے اور بی ایریا ز کے سلطے میں۔ سر میں آپ کو ایک واقعہ۔۔۔

جناب اسیکر: آپ کو محنت لا کیں پکول صاحب۔ کوچن کریں تقریر نہ کریں جی آپ کو محنت لا کیں۔
جناب پکول علی ایڈ ووکیٹ: میں کوچن لارہا ہوں سرخگور میں جو واقعہ ہوا تھا ڈینی کشنز اور جمارے کوڑت کو

جلایا گیا تھا لیویز وہاں موجود تھی اس نے کچھ Movement نہیں کیا کہ یہ ہمارا ایریا نہیں ہے Please ایکشن لیں آئیا قانون میں جو Offence ہے ہمارے (PPC) کے جو بھی دست اندوzi پولیس ہواں کو لیویز ہی پکڑ سکتی ہے اور اس کو پولیس بھی پکڑ سکتی ہے لیکن اس کے سامنے ذی سی او کے افس کو جلانا کو رٹ کو جلانا وہ کہتا ہے چونکہ یہ اے ایریا ہے مجھے کوئی اس سے واسطہ نہیں۔۔۔

جناب چکول علی ایڈو ویکٹ: یہ جو نظام پولیس کے تحت جل رہا ہے تو اس میں یہ چیزیں قانون کے تحت نہیں ہیں وہ صرف پور کر لیں نے اپنے مقاد کے خاطر جیسا کہ سوال کے جواب سے بھی ظاہر ہے اس کے متعلق تو ٹیکشنس جاری کیا ہے میری گزارش ہے کہ اس تو ٹیکشنس کو منسوخ کیا جائے فتحم کیا جائے جو اختیارات ہیں اس میں ضلعی حکومتوں کو ذمہ داری دی گئی ہے اب یہ ذمہ داری انہیں دیں تاکہ وہ اگر امان کو قابو کر سکیں۔

جناب امیرکرزا: جی سردار صاحب۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب والا یہ جو ضمنی سوال کیا گیا ہے اس کے متعلق جناب چکول صاحب ضلعی حکومتوں کو تو بالکل اختیار ہے ان کے پاس اختیارات ہیں Devolution Plan کے تحت ان کو کمل اختیارات ہیں پولیس بھی ان کے ہاتھ میں ہے لیویز بھی ان کے ہاتھ میں ہے اور وہاں پر جو بھی لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے وہ ضلعی ناظم کے ہاتھ میں ہے اور اس وقت تو دفعہ ۱۳۲۳ بھی ضلعی ناظم لگا رہا گا سکتے ہیں پہلے ہوم سیکریٹری لگاتے تھے یا ڈپلی کشزر لگاتے تھے اب دفعہ ۱۳۲۲ بھی ضلعی ناظم لگا رہے ہیں۔ اختیارت تو ضلعی ناظم کے پاس ہیں جہاں تک اے اور بی ایریا زکا سوال ہے ظاہر ہے شہری علاقوں میں پولیس ہیں اور جہاں دیکھی علاقتے ہیں وہاں لیویز ہے اس کے لئے جہاں جو بھی کراکنڈر ہوتے ہیں جہاں پولیس کے علاقے میں ہوتے ہیں پولیس کو کوشش کرتی ہے ان کو کنٹرول کرنے کے لئے اور لیویز کے ایریا زمیں جو ہوتے ہیں ان کو لیویز کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

جناب چکول علی ایڈو ویکٹ: جی ایریا کی تینسرنہ قانون میں ہے نضابطہ میں ہے یہ دونوں اوارے ضابطہ اور قانون کے پابند ہیں یہ قانون سے ہٹ کر انتظامیہ نے ایک تو ٹیکشنس جاری کیا ہے اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے ایک لیویز کے سامنے تقلیل ہو وہ کہتی ہے یہ اے ایریا ہے میں الیف آئی آر نہیں درج

کروں گی مجھے کوئی واسطہ نہیں ہے جیسا کہ ٹھیکنگور میں ڈی سی او کے آفس کو جلانے گئے قاضی کے کورٹ کو جلانے گئے یویز وہاں پہنچی ہوئی ہے وہ تماشہ کر رہی تھی کہ مجھے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): شہر میں پولیس کی ذمہ داری ہے وہاں وہ کارروائی کرے گی یویز اور پولیس کا نظام یہاں سوڈیڑھ سو سال سے چل رہا ہے ادھر تو بلوچستان کے حالات ایسے ہیں نہ پورے بلوچستان کو یویز کنٹرول کر سکتی ہے نہ پورے بلوچستان کو پولیس کنٹرول کر سکتی ہے۔

جناب ٹککول علی ایڈو کیت: جناب مجھے تو اپنے صاحب بولنے نہیں دے رہے ہیں ایک اچھا راستہ تھا اس نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ اپنے دلیں میں پر دلیں۔ وہ ایک یورو کریٹ رہا ہے اس نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ ہم نے اے ایریا اور بی ایریا کیوں کر دیا ہے اس لئے کہ جہاں ہمارا منشاء ہو، ہم پکڑ دھکڑا کریں جہاں ہمارا منشاء ہو وہاں ہم پکڑ دھکڑا کریں ایک قانونی چیز خاطفوں جداری ہے اس میں طریقہ کار بدل کرائے اور بی ایریا کر رہا ہے وہ یورو کریں کر رہی ہے وہاں لا اے اینڈ آرڈر دن بدن بدتر سے بدتر ہوتا جا رہا ہے میں کہتا ہوں کہ اے اور بی دالے چکر سے اس صوبے کو نکال دیں نجات دیں یہ دو نوں کو اختیار حاصل ہیں یہ غلط ہے۔

جناب اپنے صاحب آپ کو بھی پڑھے ہیں: جناب اپنے صاحب آپ کو بھی پڑھے ہیں جیسا سردار صاحب نے کہا کہ بلوچستان کے حالات کے تحت نہ پورے بلوچستان کو پولیس اسٹیٹ نہ پورے بلوچستان کو یویز اسٹیٹ بناسکتے ہیں۔

جناب ٹککول علی ایڈو کیت: جناب ایک بات آپ سنیں آپ کی تمام آبادیاں ارہن ایریا میں ہیں اور میں کہتا ہوں کہ اس وقت ٹھیکنگور میں تین پولیس ہیں تین یویز ہیں لیکن وہاں جو ناؤں میں ہونگے یویز کہتی ہے میں کام نہیں کروں گی یہ ایک عجیب سلسلہ ہے اس کے لئے کوئی راہ نکالیں۔

جناب اپنے صاحب آپ اس کی وضاحت کریں۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب بلوچستان کے خصوصی حالات کا آپ کو پڑھیں اور دوسری بات یہ ہے ٹککول صاحب سے میں خود یہ گزارش کروں گا کہ وہاں اس علاقے میں دونوں ایم پی اے اس کے اپنے ہیں اور وہ جو ضلعی ناظم ہے وہ بھی ان کا اپنا ہے تھیصل ناظم ان کا اپنا ہے اور یہ جو

اختیارات ہیں وہ تمام ناظمین کو منتقل ہو گئے ہیں اس کے لئے کہہ دیا ہے وسری عرض جو یویز اور پولیس کا مسئلہ ہے یہ تو ہم نہیں کر سکتے ہیں یہ تو ایک محظی مسئلہ ہے نہ سارے بلوچستان کو ہم پولیس اسٹیٹ بنا سکتے ہیں نہ سارے بلوچستان کو یویز اسٹیٹ بنا سکتے ہیں جہاں صرہضی حالات ہیں جہاں پولیس کی ضرورت ہے وہاں ہم نے پولیس رکھوادی ہے جہاں یویز کی ضرورت ہے ہم نے یویز رکھوادی ہے اب مسئلہ یہ ہے کہاب بلوچستان میں یویز اور پولیس میں کوتاہیاں ہیں کوئی ایسے کرامنگر ہو جاتے ہیں جہاں پر پولیس اچانک نہیں پہنچ جاتی ہے جہاں ایسے بی ایریا ز میں کرامنگر ہوتے ہیں جہاں یویز نہیں پہنچتی ہے اس کی وجہ یہ ہے یہاں کے حالات۔ لیکن ہم ان کو یقین دلاتے ہیں یویز فورس کو روی ارجمند کر رہے ہیں اور پولیس کو بھی ہم نے بختنی سے بداشت جاری کر دی ہے کہ آپ کے جس علاقے میں کرامنگ ہونگے آپ ان پر کششوں کریں اور ان کرامنگ کی اطلاع چوہیں گھٹتے کے اندر ہومڈ پارٹمنٹ کو اور آئی جی پولیس کو دیں اگر آپ کے علاقے میں جہاں کرامنگ ہوئی اور وہاں مزمان نہیں پکڑے گئے ان کے خلاف ہم کا رروائی کر رہے ہیں اور کارروائی کریں گے۔

جناب اپنیکر: جی رحیم صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو ویکٹ: جناب والا اس سلطے میں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہاے ایریا اور بی ایریا کا باقاعدہ اس صوبے میں نوٹیفیکیشن ہے کوئی بھی شہر، مسلم باغ میں جتنے شہر ہیں کتنا علاقہ اے ایریا میں کتنا علاقہ بی ایریا میں آتا ہے اس کا باقاعدہ ہر شہر کے لئے نیٹیفیکیشن کر دی جنی ہے اس کے لئے قانون ہے نوٹیفیکیشن ہے اور حدود متعین ہیں۔

جناب اپنیکر: یہ تو ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): اے ایریا اور بی ایریا جواب میں لکھا ہے اس کی نیٹیفیکیشن ہے ہر شہر کی حدود ہیں۔

جناب اپنیکر: جی چکول صاحب۔

جناب چکول علی ایڈو ویکٹ: جناب میں وزیر داخلہ کی خدمت میں نہایت ادب سے کہتا ہوں ہمارے جتنے وزرا صاحبان ہیں خدا کے لئے آپ موجود ہیں سوچنا آپ کی ذمہ داری ہے میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو نوٹیفیکیشن

ہے یہ قانون نہیں ہے میں کہتا ہوں اے ایریا اور بی ایریا میں جتنے فورز ہیں ان کو ضلعی حکومت کے ہاتھ میں دیں ہوں ڈیپارٹمنٹ کو بے دخل کر دیں تا کہ اداء اینڈ آرڈر کو وہ سنبھال سکیں۔

جناب اپنے کردار میں کنٹرول گ اتحاری تو ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب پکول علی ایڈو ویکٹ: نہیں ضلع کی سطح پر دے دیں۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): میں نے ان کو کہا دیا ہے واقعی یہ تمام ڈیلوشن پلان Devolution Plan میں وہ ضلعی حکومت کے پاس اس کے اختیارات ہیں۔

جناب پکول علی ایڈو ویکٹ: جناب والا آپ کا ہوم ڈیپارٹمنٹ اس کو نہیں مان رہا ہے آپ کا آئی جی آپ کے سیکریٹری کو نہیں مان رہا ہے ابھی ہم ان باتوں کو بیان کیسے بیان کریں۔ یا الگ بات ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب یہ تمام چیزیں ڈیلوشن پلان Devolution Plan میں ہیں۔

جناب اپنے کردار میں کنٹرول صاحب سوال نمبر 51۔

51☆ جناب پکول علی ایڈو ویکٹ: (مورخ ۲۶ فروری ۲۰۰۳ء کے اجلاس میں موخر شدہ) کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میں الاقوامی ایجنسیاں (I.F.B.) صوبائی حکومت کی اجازت کے بغیر القاعدہ کے نام پر عام شہریوں کو گرفتار کر رہی ہیں جس سے صوبہ کے عوام میں خوف و ہراس پیدا ہو رہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر داخلہ:

(الف) یہ تاثر غلط ہے کہ میں الاقوامی ایجنسیاں (I.F.B.) صوبائی حکومت کی اجازت کے بغیر القاعدہ کے نام پر عام شہریوں کو گرفتار کر رہی ہیں جس سے صوبہ کے عوام میں خوف و ہراس پیدا ہو رہا ہے دراصل افغانستان میں حالیہ جگہ کے بعدہ باں سے کچھ تعداد میں غیر ملکی جن کا تعلق مبینہ طور پر القاعدہ سے تھا پارڈر عبور کر کے بلوچستان کی حدود میں داخل ہوئے جنہیں یکورٹی ایجنسیوں نے حکومت بلوچستان کے

تعاون سے گرفتار کیا اور وفاقی حکومت کے حوالے کر دیا۔ حال ہی میں چند پاکستانیوں کو جن میں مسٹر فضل اللہ، خالد، اور تاری محبت شامل تھا ان کو یکورٹی ایجنسی کے اہلکاروں نے تفہیش کی غرض سے گرفتار کیا اور بعد میں رہا کر دیا۔

(ب) چونکہ (الف) کا جواب لغتی میں ہے لہذا (ب) کا جواب بھی لغتی میں تصور کیا جائے۔
جناب اپنے کہاں سوال نمبر ۱۵ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اس پر کوئی ضمیں سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔
جناب پکول علی ایڈ ووکٹ: جناب اس کے متعلق ضمیں سوال ہے خود سردار صاحب کا بھی ایک اسٹینٹ آیا تھا کہ یہ جو بیرودی ایجنسیاں ہیں وہ یہاں جو پکڑ دھکڑ کر رہی ہیں یہاں لوگوں کی چادر اور چارڈیواری کے تقدیس کو پامال کر رہی ہیں وہ ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں لیکن یہاں جو اس سوال کا جواب دیا ہے اس میں تضاد ہے میں کہتا ہوں یہ جو ایف بی آئی ہے یہ امریکہ کی ایجنسی ہے گو کہ پاکستان کی امریکہ کے سامنے کوئی سکت نہیں ہے جو ہماری ساوسنٹی Sovereignty ہے اس کو ختم کیا جا رہا ہے کسی شخص کو بغیر وارث گرفتار نہیں کیا جاسکتا ہے اور قارن کشری Foreign Country کی ایجنسیاں ہماری صوبائی حکومت اور ہماری وفاقی حکومت کے مذاکرے خلاف پکڑ دھکڑ کر رہی ہیں میں کہتا ہوں یہاں کے جو لازم ہیں یہاں کی جو ساوسنٹی Sovereignty ہے اس کے برخلاف ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے محرز وزیر صاحب نے خود یہاں دیا تھا اور ایڈ مٹ کیا تھا کہ ان ایجنسیوں کا رو یہ ایسا ہے ہم ان سے نالاں ہیں اور یہاں ہم ان کی کارروائیاں دیکھ رہے ہیں۔

جناب اپنے کہاں سوال کیا ہے۔

جناب پکول علی ایڈ ووکٹ: جناب میرا یہاں سوال یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ سردار صاحب نے ایک بیان دیا تھا کہ جو یہ ایف بی آئی ہے یہ جو بلوچستان میں پکڑ دھکڑ کر رہا ہے اس سے ہمارے گوام کی چادر اور چارڈیواری کا تقدیس پامال ہو رہا ہے ہر چند کہ اس کا اخباری تراش اس وقت میرے پاس نہیں ہے میرا کہنا ہے یہ جو ایجنسی ہے بغیر آپ کے مذاکرے خلاف کے وارث جاری کرنے کے نہ آپ لوگوں کو وہ پوچھ رہی ہے نہ وفاق کو یہ خود ہی یہاں گرفتاریاں کر رہی ہے جو کہ ہمارے قانون ہماری خود مختاری کے برخلاف ہے۔

جناب اپنے بھائی: جی سردار صاحب۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور) بالکل ریکارڈ پر ہو گا جیسا کہ کچھ اول صاحب نے کہا ہے میں نے تو ایسا کوئی بیان نہیں دیا ہے میں نے یہ کہا ہے کہ یہاں پر جو بھی کارروائی ہوتی ہے وہ جو ہماری ایجنسیاں ہیں ان کو اعتماد میں لے کر وہ ایجنسیاں کارروائی کرتی ہیں اگر اس طرح کی کوئی کارروائی کی گئی تو اس کی ہم بھرپور مخالفت کریں گے۔ میں ہاؤس میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس طرح کا ایک اشیائیت دیا تھا۔ ہمیں بغیر اعتماد میں لیے اگر کوئی اس قسم کی کارروائی کی گئی تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے ہم ان ایجنسیوں کو کارروائی کے لیے نہیں چھوڑیں گے دوسری بات یہ ہے یہاں پر جتنی بھی کارروائی ہو رہی ہیں وہ ہمارے جو متعلقہ ملکے ہیں ان سب کو اعتماد میں لیکر ان سب کے ساتھ مل بیند کر جو ہماری اپنی ایجنسیاں ہیں وہ ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرتی ہیں جو دہشت گرد ہو یا یہ دوسرے ملک سے بھاگ کر یہاں پر پناہ لی ہو۔

جناب کچھ اعلیٰ دوستی: سردار صاحب آپ سے اور ایک سوال ہے وہ جو آپ لوگ گرفتار یاں کر رہے ہیں انکے وارثت آپ کے ہوم ڈپاٹمنٹ یا امریکہ منتشر کر رہا ہے۔ آپ ہمیں ایک دو وارثت دکھاسکتے ہیں۔

جناب اپنے بھائی: جناب جان محمد بلیدی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔ جان محمد بلیدی صاحب غیر حاضر ہیں نہیں آئے ہیں تھیک ہے۔ اب ڈاکٹر شعیح اسحاق اپنا سوال نمبر پکاریں۔
ڈاکٹر شعیح اسحاق بلوچ: سوال نمبر ۶۲ پر ہا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اپنے بھائی: جی سردار صاحب سوال نمبر ۶۲ پر ہا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ ۶۲ ڈاکٹر شعیح اسحاق بلوچ:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خاران میں یوں زیپاہیوں کی بھرتیاں تا حال عمل میں نہیں آئی ہیں جبکہ صوبہ کے دیگر اضلاع میں نئے بھرتی شدہ یوں زیپاہ کار عرصہ گزشتہ کئی مہینوں سے ڈیونیاں دے رہے ہیں۔
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع میں بی ایریا میں امن و امان کا نشوونیل یوں کی ذمہ داری ہے نیز اگر

جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی وجہات کیا ہیں کیا حکومت اب تک مذکورہ یوینسپاہی بھرتی نہ کرنے کے ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو وہ بتلائی جائے؟

وزیر داخلہ:

جواب یو ان کی میز پر رکھ دیا ہے۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): اگر ہماری بہن کی کوئی ضمی question ہے تو بتا دیں ہم جواب بالکل دیں گے۔

ڈاکٹر شعاع الحق بلوچ: ضمی سوال یہ ہے کہ بھرتیاں باقی تو سارے علاقوں میں ہو گئی ہیں لیکن یہ جو خاران کا علاقہ ہے اسی ٹھیکی یہاں پر کافی عرصہ ہو گیا ہے ابھی تک کوئی بھرتیاں وہاں پر نہیں ہوئیں تو آپ بتائیں گے کہ وہاں پر specific کب ہو گئی۔

جناب اپنے بھائی: محترمہ باقی کن کن ضلعوں میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر شعاع الحق بلوچ: جناب اپنے بھائی صاحب یہ سردار صاحب کو اچھی طرح پڑھتا ہے۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب اپنے بھائی کو کچھ complication تھی یہاں پر انہوں نے کمیتی بنا لی تھی پھر وہاں پر کمیتی کی سفارشات پر عمل درآمد نہیں ہوا لیکن ابھی چار پانچ دن پہلے میں نے اخبار میں ساری پوستیں دی ہیں اور ان کے لیے کمیتی بھی بنا لی ہے اور میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ وہاں جو پوستیں ہیں میراث کی بندیاں پر ہم وہاں پر لوگوں کو لگا دیں گے۔

جناب اپنے بھائی: OK سردار صاحب جی۔

سردار محمد اعظم خان موئی خیل: جناب اپنے بھائی صاحب اسی حوالے سے جناب اپنے بھائی لورالائی میں ایسی یوینس کی پوستیں تھیں ایسی آسامیوں پر لوگوں کو لگانا تھا میں صرف لورالائی کی مثال پیش کرتا ہوں اسی مثال کے حوالے سے تمام ڈسٹرکٹ میں۔

جناب اپنے بھائی: سردار صاحب آپ میری گزارش نہیں۔ سردار صاحب آپ مختصر پیغمبری سوال کریں۔

سردار محمد اعظم خان موئی خیل: محترم میری یہ گزارش ہے کہ لورالائی میں یوینس کی ایسی آسامیاں تھیں وہاں

پر 78 بندے لگے ہوئے ہیں باقی دو پوسٹ کہاں گئی اسی طرح ہر ڈسٹرک کے دو دو پوسٹ انہوں نے اپنے پاس رکھی ہیں ابھی ان پوسٹوں کے تقریباً 26 اضلاع میں 52 پوسٹ ہوتی ہیں یہ 52 پوسٹ کہاں ہیں وزیرِ موصوف ہمیں اس بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں کہ یہ 52 پوسٹ کہاں غائب ہو گیں یا کون لگے ہیں کہاں لگے ہیں۔ کب لگے ہیں۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): کب یہ غائب ہوئے ہیں۔

جناب اپنے کر: سردار صاحب آپ اور الائی کے لیے یہ question لا میں۔

سردار محمد عظیم خان موی خیل: جناب اپنے کر صاحب یہ بلوجھستان کے حوالے سے ہے اور الائی کا ذکر میں نے اس لیے کیا کہ اور الائی کی تعداد مجھے معلوم تھی کہ وہاں پر یورپ کی ایسی اسامیاں تھیں وہاں پر تقریباً ۸۷ لوگ لگے ہیں میرا question یہ ہے۔

جناب اپنے کر: جی سردار صاحب۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب اپنے کر جو بھی آسامیاں تھیں میں نے اخبار میں دیا ہے باقاعدہ اخبار میں آچکی ہیں اگر سردار صاحب کو کسی قسم کی شکایت ہے میں ان کو ہوم فلپارٹment لے جاتا ہوں اور وہاں پر اگر کوئی شارٹج ہے یا کہیں پر پوسٹوں کا مسئلہ ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں وہ ان کی نشاندہی کریں اور ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب اپنے کر: میر جمعہ جان گئی صاحب اپنا سوال نمبر پاکاریں غیر حاضر ہیں۔

جناب پکولوں علی ایڈوکیٹ: on his behalf سوال نمبر 68

● ٦٨٢٥ میر جمعہ خان گئی:

کیا وزیر داخلہ بھی خانہ جات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تو یہ احصا بیورو کے سزا یافتہ قیدیوں کو دستور اعمل (Manual) کے تحت حاصل مراعات مثلاً عید کی معافی یوم آزادی کی معافی اور مختلف امتحانات پاس کرنے پر سزا میں تخفیف سے محروم رکھا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس قسم کے امتیازی قانون کو ختم کرنے کے لئے

حکومت نے کیا اقدام کیا ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ:

(الف) صدر پاکستان آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل ۲۵ کے تحت عید، یوم جمہوریہ پاکستان اور یوم آزادی کے موقع پر قیدیوں کو قیدی کی مدت میں معافیاں دیتے ہیں۔ اور حکومت بلوچستان صدر پاکستان کے ان احکامات کو لگو کرتی ہے اسی طرح صوبائی حکومت ضابطہ فوجداری کے سیکشن نمبر ۱۹۰۱ کے تحت مندرجہ بالا موقع پر قیدیوں کو قیدی کی مدت میں معافیاں دیتی ہے۔ قومی احتساب یورو آرڈیننس ۱۹۹۹ء کے سیکشن نمبر ۱۰ میں ترمیم کی وجہ سے قومی احتساب یورو کے قیدی ۲۳ نومبر ۲۰۰۲ء سے کسی بھی قسم کی معافیوں کے مستحق نہیں ہیں۔

(ب) قومی احتساب یورو آرڈیننس ۱۹۹۹ء کے قانون میں ترمیم کرنا یا اس کو ختم کرنا صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

جناب اپنے سردار صاحب جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

جناب پکول علی ایڈو دیکٹ: اس میں مریم ایک question کرو گا کہ اپنے سردار صاحب سے کہ اس کے آخر میں آپ لوگوں نے جو جواب دیا ہے۔ کرمی احتساب یورو آرڈیننس ۱۹۹۹ کے سیکشن نمبر ۱۰ میں ترمیم کی وجہ سے قومی احتساب یورو کے قیدی ۲۳ نومبر ۲۰۰۲ سے کسی بھی قسم کے معافیوں کے مستحق نہیں۔ میں کہتا ہوں سرکر یہ amendments ہوئی ہیں یہ amendments جو ہوئی ہیں وہ ۲۰۰۲ کو۔ میں مجھے جیل گیا ہوں وہاں ہمارے قیدی کہتے ہیں کہ تم لوگوں کو جو معافیاں ملی ہیں یا ہم لوگوں نے جو تعلیم حاصل کی ہیں وہ ۲۳ نومبر ۲۰۰۲ سے قبل کی ہیں آیا یہ آرڈیننس retrospective effects سے شروع ہوا یا جس دن سے یہ آرڈیننس پاس ہوا ہے۔ میں اپنے مشر صاحب سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ یہ retrospection نہیں ہے یہ اور خود قیدیوں نے وہاں پر قرآن شریف حفظ کیے ہیں کچھ نے امتحان پاس کیے ہیں کچھ قیدیوں کو گورنر یا پریزیڈنٹ نے مراتبات یا رعایت دی ہے ان کو ان سے محروم کیا ہے ہر چند کہ یہ amendments retrospective effects کے طور پر جاری نہیں ہوا ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جناب اپنے کچکوں صاحب نے پڑھ کر سنایا ہے تو مجھے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے جب سے یہ آرڈیننس چاری ہوا ہے اس وقت سے یہ لاؤ گو ہے۔

جناب کچکوں علی ایڈ وو کیٹ: میرے خیال میں میں مناسب یہ سمجھتا ہوں کہ اگر مجھے فخر صاحب نامم دیں تو میں اس کے پاس جاؤ نگاہ ہے آرڈیننس لائے اس میں ڈپارٹمنٹ پرچھ چلپے کر رہا ہے۔ سردار صاحب کو میں وہاں پر بتا دوں گا اگر سردار صاحب مجھے نامم دینا چاہے تو مہربانی ہو گی۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): میں کچکوں صاحب کو بالکل نامم دے دوں گا اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں وہ ایک قابل ایڈ وو کیٹ ہے وہ مجھے اس بارے میں advice کریں کیونکہ یہ صرف آپ کا مسئلہ نہیں ہے یہ سارے بلوچستانیوں کا مسئلہ ہے اور اس میں آپ کی advice میرے لیے بہت ضروری ہو گی اور آپ اگر مجھے اچھی advice دیں گے تو میں فخر محسوس کروں گا۔

جناب اپنے کچکوں: جناب محمد نجم تریانی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جناب شفیق احمد خان: جناب اپنے وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے کہ کسی کو کوئی مراعات نہیں دی جاسکتی لیکن ہمارے دوسرا تھی ہیں سردار حفظ لوٹی صاحب اور بہرام خان اچکزائی صاحب کو اسی بات پر ریلیف ملا کس بنیاد پر ان کو ریلیف ملا تھا۔ اب عید کی چھٹیاں اور عید میاں والیں پر تو پاہندی لگائی ہے اور یہ جو سزا یافتہ لوگ تھے بقول ان کے کہ یہ سزا یافتہ ہیں ہم تو ان کو سزا یافتہ نہیں سمجھتے جو گورنمنٹ نے ان کو سزا دی تھی اس میں آپ نے کیسے اس کو آزاد کر دیا۔

جناب اپنے کچکوں: اس کے لیے آپ نیا question لاں گیں۔

جناب شفیق احمد خان: جناب اپنے کچکوں صاحب یہ اسی سے متعلق ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): یہ مسئلہ کوئت میں ہے گورنمنٹ آف بلوچستان کو اور گورنمنٹ آف پاکستان کو اختیار ہے وہ پرول پر کسی بھی قیدی کو رہا کر سکتی ہے جناب اپنے کچکوں یہ مسئلہ کوئت میں زیر سماحت ہے اس پر اسکلبی میں ہم بحث نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اپنے کچکوں: OK جناب محمد نجم تریانی اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جناب محمد نجم تریانی: question No 180

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں فرنزیر کو، کشمکش، لیور، پولیس، بلیشا و اور دیگر فورسز کی چیک پوسٹوں کی مطلع وار تعداد کس قدر ہے۔
نیزان کے مقاصد اور مطلع قلعہ عبد اللہ میں قائم ہر چیک پوسٹ کی جگہ کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر داخلہ:

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپیکر: جی کوئی سلیمانی سوال ہوتا دریافت کریں۔

جناب محمد نسیم تریاںی: جناب اپیکر اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے جناب اپیکر یہ ایک روایت بنتی جا رہی ہے کہ پچھلے سیشن کے سوالوں کے جوابات اس سیشن میں دیا جائے اور اس سیشن میں جو سوالات ہیں ان کا جواب اگلے سیشن میں دیا جائے گا۔ حالانکہ اگر اس سوال کو دیکھا جائے تو یہ دو ٹھنڈوں میں اس کا جواب تیار ہو سکتا ہے۔ جناب اپیکر اس پر آپ ایکشن لیں۔

جناب اپیکر: جی سردار صاحب سوال نمبر 180 کا جواب موصول نہیں ہوا ہے اس بارے میں محترم کو بہت شکایت ہے۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب اپیکر یہ کافی لمبے لمبے سوالات تھے ان کے لیے ایک سوال تو جناب سردار صاحب نے کیا تھا اس کے لیے ہم نے 130 صفحات کا جواب بنالیا ہے۔ میں آزادی ممبر کو یقین دلاتا ہوں اگر ہم اس طرح کے جواب دے دیں وہ ان سے مطمئن نہ ہوتا میں صححتا ہوں کہ وہ بھی بہتر نہیں ہے تو ہم مطمئن کرنے کے لیے صحیح طریقے سے سوال کا جواب پڑیں کریں جناب اپیکر اگر ہم ایسے ہی جواب ہم اس کے میز پر رکھتے ہیں تو وہ مطمئن نہیں ہوتے ہیں تو وہ بھی اچھی بات نہیں ہے تو میں اس کو یقین دلاتا ہوں Next سیشن میں ہم ان کو تفصیل وار جواب دیں گے۔

جناب اپیکر: اسکو آپ کب جواب دیں گے۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): Next سیشن میں۔

جناب اپیکر: OK تھیک ہے۔

جناب محمد نسیم تریاٹی: جناب اپنے صاحب میری اس میں صرف ایک گزارش ہے کہ قلعہ عبداللہ میں کلی زیارت گھٹان کراس پر ایک چیک پوسٹ ہے جو پوسٹ کی بجائے انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ کیا ہوا ہے تو میری صرف یہ گزارش ہے کہ فوجہ کور کے ہو وہاں لوگ ہیں ان کو وہاں سے نیچے اتارا جائے اس کے نیچے ایک بڑی آبادی ہے۔

جناب اپنے: آپ اس کے لئے باقاعدہ تحریک لا نہیں آپ تشریف رکھیں۔

جناب اپنے: وقت سوالات فتم۔ سید کریم اسی ملی موجودہ اجلاس کے چیز میتوں کے پیشہ کا اعلان کریں۔

چیز میتوں کے پیشہ کا اعلان

(جناب محمد خان مینگل سید کریم اسی ملی۔) مورخہ 16 مگی 2003 بلو چستان صوبائی اسی ملی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت حسب ذیل اراکین کو اپنے صاحب نے اسی ملی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر شین مقرر کیا ہے۔

۱۔ میر جان محمد جمالی۔

۲۔ مولانا عبدالباری آغا۔

۳۔ جناب عبدالرحیم زیارتی ایڈووکیٹ۔

۴۔ سردار شنا اللہ زہری۔

رخصت کی درخواستیں۔

جناب اپنے: سید کریم اسی ملی رخصت کی درخواستیں پڑھیں اگر کوئی ہو۔

جناب محمد خان مینگل (سید کریم اسی ملی): مولانا دار محمد صاحب نے کونکے سے باہر ہونے کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنے: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سید کریم اسی ملی: مولانا عبدالرحیم بازی صاحب نے کونکے سے باہر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے

رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب اپنے: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سید یزیری اسمبلی: محترمہ بیکم شیع پروین مگسی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنے: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سید یزیری اسمبلی: میر جمعہ خان بھٹی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنے: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سید یزیری اسمبلی: مولانا فیض محمد وزیر محنت شریعت کائفنس میں شرکت کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں۔ جسکی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنے: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سید یزیری اسمبلی: سردار بختیار خان ڈوکی نے ذاتی مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنے: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سید یزیری اسمبلی: ڈاکٹر بابا صاحب آج کے اجلاس کے لئے تجویز مصروفیت کی بناء پر رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اپنے: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریپٹی اسیبلی: جناب شیراحمد بادینی صاحب بوجہنا سازی طبعت آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست پہنچی ہے۔

جناب اپنے کر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریپٹی اسیبلی: صوبائی وزیر بلدیات اطلاعات و اففارمیشن نیکنا لو جی مولانا حسین احمد شروعی صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست پہنچی ہے۔

جناب اپنے کر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اپنے کر: جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈ ووکیٹ اپنی تحریک اتحاق نمبر ۵ پیش کریں۔

جناب عبدالرحیم خان زیارتوال ایڈ ووکیٹ: تحریک اتحاق نمبر ۵۔

(باہم گنتشو)

جناب اپنے کر: اچھا اس تحریک اتحاق کو پرسوں کے اجلاس کے لئے موفر کیا جاتا ہے۔

جناب اپنے کر: تحریک اتحاق پیش کریں۔

تحریک اتحاق نمبر ۱۲

جناب عبدالرحیم خان زیارتوال ایڈ ووکیٹ: میں اسیبلی کے قواعد انضباط کا مرجعیہ ۳۷۱۹ کے قاعدہ نمبر ۰۷ کے تحت ذیل تحریک اتحاق کا نوٹس رفع ہوں۔

لہذا اسیبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے تحریک یہ ہے کہ منگل ۱۳ مئی ۲۰۰۳ کو سریاب روڈ کوئٹہ میں پولیس کی بلا جواز فائر گگ سے کوئی کے دو شہریوں کو ہلاک کیا گیا لہذا اجلاس کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اپنے کر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ منگل ۱۳ مئی ۲۰۰۳ کو سریاب روڈ کوئٹہ میں پولیس کی بلا جواز فائر گگ سے کوئی کے دو شہریوں کو ہلاک کیا گیا اجلاس کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اپنیکر: معزز ممبر اس کی ایڈیٹر ایڈیٹٹی کے متعلق سچھ فرمائیں گے۔

جناب عبدالرحیم زیارتی ایڈیٹر و کیٹ: جناب والا ۲۰۱۳ء میں کوایک ڈر جو سریاب روڈ پر کونکی جانب آ رہا تھا تو اس پر فارنگک کی گئی ہے اور اس میں دو آدمی ہلاک ہوئے میں اس وقت ہسپتال بھی گیا تھا اس کا پوسٹ مارٹم ہو رہا تھا کہہ رہے تھے کہ ان کا ۱۱۰ یکسندٹ ہوا ہے اس وجہ سے یہ مرے ہیں اور رُخی ہوئے ہیں لیکن پوسٹ مارٹم روڈ پوسٹ میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ دونوں بندوں کو گولیاں لگی تھیں اور گولیوں کے لئے سے ان کی موت واقع ہوئی اور دو آدمی رُخی بھی ہو گئے تھے تو یہ جو واقعہ ہوا تھا یہ بلا جواز تھا اس میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی۔ پولیس کی فارنگک ہوئی اور پولیس کے وہ لوگ جنہوں نے فارنگک کی اور دو خاندانوں کو روزی کمانے سے محروم کر دیا دو انسانوں کی جانیں لیں۔ اور ہمارے شہری اپنی پولیس کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہیں یہ دانتہ قتل کے متراوِف ہے جو مروں کو نہیں پکڑا جاتا ہے آج تک کوئی شہر میں جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں کوئی شہر میں یا کونک کے باہر کہا یہ جاتا ہے کہ فلاں چیز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے رش کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گلی میں گومنے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نکل گیا لیکن اپنے شہریوں کو مارنے کے لئے ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتا رہتا ہے یہ ہمارے کوئی جو پولیس ہے اس وقت یہ اسلحہ سے پوری طرح لیں ہے جب بھی کوئی میں جتنے واقعات ہوئے ہیں کسی بھی ملزم کو یہاں نہیں پکڑا جاتا اور ان لوگوں پر بلا جواز فارنگک کر کے مارا گیا ان کو پہنچا گیا اور غریب قتل ہوئے باقی دوزخی ہوئے اب تک وہ ان کے خلاف کافی جائے جنہوں نے فارنگک کی ہے اصل مجرموں کو گرفتار کر کے ان کو کورٹ کے سامنے پیش کر کے ان پر باقاعدہ مقدمہ ہو اور ان کو باقاعدہ سزا دلوائی جائے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے لوگوں کو قتل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ جو لوگ قتل ہوئے ہیں اور حکومت بلوچستان بعد میں جوان کے لئے معادنے کا اعلان کرتی ہے آپ کو بھی پہنچے ہے ہمیں بھی پہنچے ہے ہمارے علاقے میں جتنے بھی قبائلی جگہزے ہوتے ہیں ان کا تصفیر کراتے وقت جو ناحیٰ لوگ مارے جاتے ہیں ان کے لئے آٹھ سے دس لاکھ روپے تک کا معاوضہ دیا جاتا ہے لیکن حکومت ان لوگوں کی جانوں کو ایسے سمجھدی ہی ہے کہ ان کو ایک لاکھ دو لاکھ روپے وہ فی خاندان ادا کرتی ہے۔ ایک معنی میں بیزار ہو جاتے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنس

گئے ہیں، ہم کو کرنا کیا تھا۔ جو مرے ہیں اب صورتحال یہ ہے جو لوگ مارے گئے ہیں۔ دن رات پوچھ چکھے ہو رہی ہے اب غریب خاندان کو کیا پڑھے ہے خاندان والوں کو کیا معلوم ہے کہ کیسے آرہے تھے اور کیسے جا رہے تھے تو ان سے پوچھ چکھے ہو رہی ہے پولیس والے جو ہیں ان سے کوئی نہیں پوچھتا ہے پولیس والوں سے آج تک نہیں پوچھا گیا کہ وہ واقعہ کیسے ہوا، فائزگنگ کیسی ہوئی، کس کی اجازت سے فائزگنگ کی گئی۔ اور کس نے آپ کو یہ حکم دیا کہ فائزگنگ کرو تو یہ جو صورتحال ہے اس کو روکنے کے لئے میری پہلی گزارش یہ ہے ان کو کیفر کروار تک پہنچانے کیلئے جن لوگوں نے فائزگنگ کی ہے ان پر مقدمہ درج ہو۔ اور پولیس کے وہ افسران ہوں یا سپاہی جو بھی ہیں۔ ان کو تو اپنی جگہ سزا ہونی چاہیے۔ وہ بھی Suspend ہوں تاکہ ان کے خلاف کارروائی کر سکیں اور دوسری بات یہ ہے۔ کہ جو زخمی ہوئے ہیں ان کو بھی اور جو قتل ہوئے ہیں ان کے خاندانوں کو باقائدہ ہماری قبائلی روایات کے تحت معاف دیا جائے تو تحریک آپ اس ایوان سے منظور کرائیں اس پر عمل کریں۔

جناب اپنیکر : جی، حکومت اس تحریک کے پارے میں اپنا موقف واضح کرے۔

سردار شاء اللہ ذہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور) : معزز مجہر کو میں یقین دلاتا ہوں کہ جس نے بھی یہ واردات کی ہے۔ ہم اسکے خلاف کارروائی کریں گے۔ اور آج کے اخبار میں آپ نے میرا Statement پڑھا ہو گا اُنہیں اخبار میں آیا ہے تو اس میں ہم نے کہہ دیا ہے کہ جو مژمان ہیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے اور ان کو انشاء اللہ کیفر کروار تک پہنچائیں گے۔ باقی جہاں تک مژمان کا تعلق ہے اس کیلئے ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ مولانا نور محمد کی سربراہی میں اگر آپ اس میں نام دینا چاہتے ہیں تو بڑی خوشی ہو گی آپ کو ہم اس میں شامل کر لیں گے آپ صاحبان بیٹھیں اور مژمان کی نشادہ ہی کریں جو مژمان اس میں ملوث ہیں آپ اُنکی نشادہ ہی کریں۔ ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میری یقین دہانی کے بعد آپ اپنی تحریک پر زور دیں گے۔ اور اپنی تحریک واپس لیں گے۔

جناب اپنیکر : جی رحیم صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ : جناب اپنیکر تحریک پر اس لئے زور دے رہا ہوں کہ یہ باقائدہ منظور ہو اور باقائدہ تحقیقات ہو۔ اور تحقیقات ایوان کے سامنے آئیں جو کمیٹی انہوں نے بنائی ہے جو میں شامل

کرتے ہیں well and Good۔

جناب اپنکر: اس مذکورہ واقعہ کے بارے میں کوئی اخباری تراشہ یا کوئی ثبوت یا جو کچھ بھی آپ کے ساتھ ہے آپ نے جمع کیا ہے اس تحریک کے ساتھ۔

جناب عبد الرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: میں نے اس کے ساتھ جمع نہیں کر دیا ہے۔ تین دن پہلے کی بات ہے سب کو معلوم ہے میں نے جمع نہیں کر دیا ہے۔

جناب اپنکر: ایک تو آپ دیکھیں کہذ بانی بات ہوتی ہے۔ تو کم از کم کوئی ثبوت ہو یا کوئی اخباری تراشہ ہو۔

جناب عبد الرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: دو دن کی بات ہے۔ کونکے النور ہسپتال میں مولانا عبد الرحمن صاحب بھی تھے میں بھی وہاں گیا تھا۔ بالکل مان ہی نہیں رہے تھے ایف آئی آر بھی درج نہیں کر رہے تھے کس منظہ حاجت سے ایف آئی آر درج کروائی۔ اور جو پوست مارٹم بھی کیا ہے۔ وہ رپورٹ جو آئی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ بس ٹھیک ہے اور دوسرا یہ کہ نامعلوم افراد کے خلاف پولیس والے تھے۔ اگر پولیس والے نہیں تھے تو اس دن ڈیوبنی پر کون تھے۔

سردار شاء اللہ خان زبردی (وزیر داخلہ و قائمی امور): اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کیونکہ وہاں متصاد پاتیں آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہاں کراس فائر نگ ہوئی ہے دونوں طرف سے فائر نگ ہوئی ہے پہلے کہا گیا ہے کہ ایکیڈنٹ ہوا ہے۔ کیونکہ وہ ٹرک بہاں پر لگا ہے۔ وہ ایک پل سے گرا یا ہے۔ وہاں پر جو بندے جن کی لاشیں پائی گئی ہیں۔ لیکن پولیس کا موقف ہے کہ وہاں پر کراس فائر نگ ہوئی ہے دونوں طرف سے فائر نگ ہوئی ہے اسی وجہ سے ہم نے جو کمیٹی بنائی ہے کہ دیکھا جائے کہ پولیس نے فائر نگ کی ہے اور پولیس کی فائر نگ سے ان کو گولیاں گلی ہیں۔ یا کسی اور طرف سے گولیاں گلی ہیں۔ اس کیلئے کمیٹی بنائی گئی ہے۔ کمیٹی تحقیقات کر رہی ہے۔ جب کمیٹی اپنی رپورٹ دے گی اس کے بعد ہم ان کے خلاف کارروائی کر لیں گے۔

جناب محمد عاصم گردیلو (وزیر مال): جناب اپنکر،

جناب اپنکر: جی گیلو صاحب فرمائیے۔

جناب محمد عاصم گردگیلو (وزیر مال): جناب اپنے کردار میں عبدالرحیم زیارتوال کی تحریک اتواء نمبر ۱۳ کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ اپنے صاحب یہ جو واقعہ ہوا ہے۔ یہ ایک Original واقعہ ہے یہ بلکل عام شہری تھے پہلا تو یہ ہے جو پولیس نے جوواردات کی ہے انہیں چاہئے تھی کہ وہ اس بات کو مانتی کہ ہماری گولیاں انکو گلی ہیں۔ انہوں نے واقعہ کو چھپا نے کیلئے کہا کہ یہ ایک ایکیڈمیٹ ہوا ہے اس کے بعد جو پوست مارٹم رپورٹ مانے آئی ہے تو پولیس نے کہا ہے کہ یہ بھلی کے شارٹ سے مر گئے ہیں جناب اپنے اس کے بعد انہوں کہا کہ جب گاڑی واپس آئی ہے تو انہوں نے فارنگ کی ہے یہ بالکل جھوٹ بولتے ہیں ہمارے ہوم فشنر صاحب ہمیں اس فلور پر اس بات کی یقین دہانی کرائیں اور انہیں suspend کریں۔ دیکھا جائے تو اپنے صاحب یا اس طرح سے ہوتا رہا ہے اور یہ پرسوں کا واقعہ ہے آپ مستونگ کے واقعہ کو لیں ہمارے بلوچستان کے معزز گھرانے کے میرا کرم مینگل کی بیٹی کو ڈاکوؤں نے رات کو شہید کیا اگر انہیں فور سزا بھی مجرموں کو نہیں پکڑاے گی۔ اور ان کے خلاف کارروائی نہیں کرے گی جو یہاں سمجھ آتے ہیں ان کو تو وہ چھوڑتے ہیں لیکن ایک عام شہری پر گولی بر ساتے ہیں۔ اپنے صاحب میں ہوم فشنر صاحب سے Request کرتا ہوں۔ کہ مختلف آفسران کو Suspend کریں۔ (مہربانی)۔

جناب اپنے کردار میں اپنی تحریک پر زور دیتے ہیں۔ ورنہ پھر میں اپنی روشنگ دونگا۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو کیٹ: میں اپنی تحریک پر زور دیتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ جناب اپنے کردار جو واقعہ ہے اس میں جو لوگ مرے ہیں۔ یہ لوگ من گھرست کہانیاں سنارہے ہیں کہ ان کے پاس اسلحہ تھا۔ انہوں نے فارنگ کی ابڑک والیوں کے پاس اسلحہ کہاں سے آگیا ان کے پاس کوئی اسلحہ نہیں تھا۔ جھوٹ کی کہانی ہے پولیس والے ڈرتے ہیں، لکھتے ہیں، کاغذات سب ان کے ہاتھ میں ہیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کیلئے یہ باوس اس تحریک اتواء کی مظہوری دیں۔ اور جو ملوث افسران ہیں ان کو باقاعدہ طور پر Suspend کیا جائے تاکہ بہتر طریقے سے تحقیقات ہو سکیں۔ اور مجرموں کو سامنے لا یا جائے کہ کن کی ڈیوٹی تھی اور کن کن لوگوں نے فارنگ کی ہے اور انکی فارنگ سے لوگ ہلاک ہوئے تھے اور بعد میں ہم اپنی روایات کے مطابق ان کو معاف کر سکتے ہیں کہ غلطی ہو گئی ہے میری گزارش ہے اس ایوان سے کہ اس تحریک اتواء کو منظور کریں اور افسران کو Suspend کریں۔

جناب اپنیکر: رحیم صاحب ہمارے ہوم پرشر نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم نے کمیٹی بنائی ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو کیٹ: نہیں جناب یقین دہانی کی بات نہیں ہے۔ جناب اپنیکر اگر ایسے واقعات میں یہ لوگ Suspend نہیں ہوں گے۔

جناب اپنیکر: جب کمیٹی بنائی گئی ہے اور اس پر انکوارزی بھی ہو رہی ہے۔

جناب اپنیکر: سردار صاحب آپ اس بارے میں ہر یہ کچھ لکھیں گے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): میں نے فلور پر کہہ دیا ہے کہ ہم نے کمیٹی بنائی ہے۔

جناب اپنیکر: کمیٹی کی رپورٹ کب تک آجائے گی۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): ایک ہفتہ میں آجائے گی۔

جناب اپنیکر: اچھا اس کے بعد آپ Action میں گے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): ہاں کمیٹی جو کرے گی ہم ان کے خلاف Action لے گیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو کیٹ: جناب اپنیکر صاحب جب تک پولیس کے وہ افسران معطل نہیں ہو جاتے۔

جناب اپنیکر: کمیٹی کی رپورٹ کے آنے تک تو معطل نہیں کیا جاسکتا۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جہاں فائزگ ہوئی ہے وہاں پولیس کے آنھوں

موباکل ہے تقریباً ۲۵ سے ۵۰ جو پاہی اور افسران ملوث ہیں۔ ۲۵ ایس ایچ او موجود تھے اور ملوث ہیں۔

کیونکہ یہ ایک جگہ سے نہیں ہوئی ہے۔ جوان کےڑک لانے والے ہوتے ہیں۔ اکے آگے غیر قانونی اسلحہ

والے ان کو supply کرتے ہیں۔ مال لاتے ہیں مسلنگ کا سامان لاتے ہیں اور جب پولیس ان کو

روکنے کی کوشش کرتی ہیں تو مراجحت کرتے ہیں اور اپنے مال کو دوسرا طرف سے نکلنے کی کوشش کرتے

ہیں یہ اس طرح کا واقعہ ہے اس میں پورے علاقے کی پولیس ملوث ہے اس میں پوری ایک ٹیم ملوث

ہے اس لئے ہم نے تحقیقاتی کمیٹی بنائی کمیٹی تحقیقات کرے گی کیونکہ ہم اتنے لوگوں کو نہ تو

Suspend کر سکتے ہیں اور نہ تکے خلاف کوئی کارروائی کر سکتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ فائزگ

دونوں طرف سے ہوئی۔ ایک طرف سے نہیں ہوئی ہے۔

جناب اپنیکر: جناب رحیم صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو و کیٹ: جناب اپنیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ کہتے ہیں کہ سرگانگ والوں کی گاڑی تھی۔ گاڑی تو کہبے کے ساتھ تھی ہے دو آدمی مر گئے کوئی چیز دہاں سے انہا کے نہیں لے گئے ہیں کس بات پر لوگ پولیس پر فارنگ کر رہے تھے اور کیوں فارنگ کر رہے تھے۔ جو فارنگ انہوں نے کی ہے تو چشم دید گواہ ہیں۔ بات کو اس طرح نالئے کی اگر کوشش کی جائے تو یہ غلط ہو گا مطلب جو لوگ ملزم ہیں جن لوگوں نے جان بوجہ کے فارنگ کی ہیں اور جس بناء پر کی ہیں ان سے پوچھ چکھ کیا جائے انکو گرفتار کیا جائے، اُنکے خلاف باقاعدہ ایف آئی آر ہو۔ کچھ بھی نہیں ہوا ہے نہ گاڑی سے کوئی برآمدگی ہوئی ہے، اگر برآمدگی ہوئی ہے گاڑی سے، کوئی سرگانگ کامال تھا اُسکیں لوڑ تھا، فلاں اس چیز تھی۔ گاڑی میں آدمی تو مر گئے ہیں، گاڑی میں اگر کوئی اسلحہ ہے کوئی چیز ہے بتا دیں؟ اور اگر نہیں ہے تو ناقہ لوگوں کو مارا گیا ہے تو اس تحریک التواہ کو منظور کیا جائے اور باقاعدہ لوگوں کو suspend کیا جائے اور جو مختوق ہیں ہیں اُنکے خاندانوں کو۔۔۔۔۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): معزز ممبر صاحب ان کے نام بتا دیں ہم انکو suspend کریں گے۔ میں یہی کہر ہا ہوں آپ آئیں میرے چیبر میں میرے ساتھ بیٹھیں۔
جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو و کیٹ: میں آپ کے پاس آؤں گا۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): آپ اپنی تحریک پر زور نہ دیں آپ آئیں بیٹھیں انگلی شاندی ہی کریں ہم کارروائی کریں گے۔

جناب اپنیکر: آپ آپس میں بات نہ کریں۔ جی گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): ایسی ایچ او ہیں جو بھی آفسرز ہیں آپ اُنکے خلاف کارروائی کریں۔

جناب اپنیکر: جی جان جمالی صاحب۔

میر جان محمد جمالی: جناب اپنیکر صاحب ایک چیز بڑی عاجزی سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اپنیکر: جی۔

میر جان محمد جمالی: یہ ٹریشری پیپر میں سے ہمارے کسی سنگ منظر نے بھی کہا ہے کہ اس پر آپ ایکشن لیں

اور حزب اختلاف بھی کہتے ہیں وزیر داخلہ صاحب کہہ رہے ہیں، میں ضرور ایکشن لے رہا ہوں لیکن انفری کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ میں اُنکے سامنے ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں جو اس سے directly تعلق تو نہیں رکھتی indirectly ضرور۔ مثال کے طور پر گورنر جنرل آئینی بیانے اپنی پوسٹ چھوڑ دی تھی کہ چالیس سال پہلے جوانی میں اُن پر ایک اڑام لگایا گیا تھا، بالکل پیچھے ہٹ گئے ہیں انکو اُری کی خاطر۔ ابھی یہ ہے پاکستان اور پاکستان کی پولیس۔ اگر یہی افسوس بیٹھے رہیں گے اُنکے خلاف کوئی کار آمد انکو اُری نہیں ہو سکتی؟ بس اتنی سی گزارش ہے۔ (ذیک بجائے گئے)

جناب چکوں علی ایڈوڈ کیت: جیسا کہ سردار شاء صاحب نے کہا تھا کہ آپ لوگ نشانہ ہی کریں، قانون سریہ ہے کہ جس علاقے میں انچارج پولیس رہا ہے اور جو بھی ایس ایچ او ہو یا جو بھی آفیسر ہو وہ bound ہے کہ تھانہ کو تو کوئی آفیسر نہ چھوڑے۔ جس اشیش میں یہ واقعہ ہوا ہے اُس انچارج آفیسر کو suspend کیا جائے۔ یہ اُنکی غلطیت سے ہوا ہے۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): پوائنٹ آف آرڈر جناب ایکبر! جان جمالی صاحب نے جو مثال دی تھی مطلب کیا تھا اُنکا کس پر انہوں نے مثال دی؟

جناب ایکبر: جی وہ تو صاف ظاہر تھا اُس نے کہا کہ جو آفیسر اس وقت بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت) سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ): نہیں نہیں جنہوں نے اپنی پوسٹ چھوڑ دی تھی side ہو گئے تھے وہ scandal کیا تھا۔

جناب ایکبر: ہاں! جمالی صاحب وضاحت کریں۔

میر جان محمد جمالی: سروہ اسکینڈل کیجاو ر تھا میں نے کہا جوانی کے دنوں کا اڑام تھا۔

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): کیا تھا بتا اُمیں؟

میر جان محمد جمالی: اتنی تفصیلات، آپ کیوں necessary Unlaima چاہتے ہیں ہر چیز کو۔ آپ ایسا کریں کہ جب پوسٹ پر ایک اعلیٰ آفیسر بیٹھا ہوا ہو پاکستان جیسے ملک میں کار آمد انکو اُری نہیں ہو سکتی۔ سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): کمیٹی بناتی ہے۔

میر جان محمد جمالی: کمیٹی politicians کی بنائی ہوئی ہے judiciary سے انکو اُری کرائیں۔

جناب اپنیکر: کمیٹی judiciary سے ---- (ایوان میں شور)

جناب پکول علی ایڈ ووکیٹ: جناب اپنیکر!

جناب اپنیکر: بھی۔

جناب پکول علی ایڈ ووکیٹ: یہ کہ جہاں یہ offence ہوتی ہے ہم یہ دیکھ لیں کہ یہ کس تھانے کے قریب ہوا ہے اور اس تھانے کا انچارج کون ہے؟ اس تھانے کے انچارج کو آپ suspend کریں تو وہ SAR چیزیں پوری ہوں گی کہ بھی آپ تھانے کے انچارج ہیں اور آپ کی جو غیری یہی انہوں نے بے دردی سے آدمیوں کو مارا ہے۔۔۔ (ایوان میں متواتر شور)

جناب اپنیکر: بھی عبدالرحمن جمالی صاحب۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب اپنیکر! میرے معزز ممبر صاحبان اسی بات پر زور دے رہے ہیں کہیں اُنکو suspend کیا جائے۔

جناب اپنیکر: بھی۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): ہمارے موصوف منصوبہ کہا رہے ہیں کہ پہلے آپ انکو اگوارٹی کر لیں اگر وہ ملوث ہوتے ہیں تو وہ ضرور suspend ہوں گے۔ آپ advance میں انکو کیوں suspend کرو رہے ہیں آپ نے ایک تحریک پیش کی ہے اُنکا جواب انہوں نے دیا ہے اور میں بھی ان سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ اپنی تحریک واپس لے لیں۔ اور اسی کمیٹی میں، جناب منظر صاحب نے زیارت وال صاحب کو بھی کہا ہے کہ جی آپ بھی اس کمیٹی کے ممبر بن جائیں تاکہ صحیح انصاف ہوں۔ باقی اُنکا جو کہنا ہے کہ بھی پہلے آپ suspend کر دیں تو۔۔۔ (داخلت)

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): جناب اپنیکر صاحب!

جناب اپنیکر: بھی۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قائمی امور): محترم زیارت وال صاحب اپنی اس تحریک پر زور نہ دیں اگر وہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھی حقائق سامنے لا کیں گے۔ XXXXXXXX XXXXX - (داخلت)

جناب اپنیکر: جب تحریک منظور ہو جائے تو بحث کریں۔

جناب محمد نجم تریانی: اپنے بھر صاحب سردار صاحب حقائق کو بھچا رہے ہیں۔ جناب اپنے کر آپ دیکھ لیں کہ وزیر داخلہ نے یہ کہا کہ میں حقائق کو سامنے لارہا ہوں۔ میں اس تحریک کی بھروسہ حمایت کرتا ہوں۔ اس پر بحث کی جائے۔ ابھی حقائق نہیں ہیں یہ کہتا ہے کہ یہ کرو۔

جناب اپنے کر: آپ بیٹھ جائیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اپنے کر!

جناب اپنے کر: جی شیخ جعفر خان صاحب آپ بولیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: تحریک جو آئی ہے اس ایوان میں اس پر معزز فضیل صاحب نے حکمہ داخلہ کے نظر نے یہ یقین دہانی کروانی ہے کہ اسکی proper impartial اکتوبری ہوگی اور اس اکتوبری کے بعد جو رپورٹ سامنے آئے گی اس پر عملدرآمد ہوگا۔ بحث بھی اسی کیلئے ہوتی ہے وہی یقین دہانی کے لئے ہوتی ہے بلکہ میں سمجھتا ہو کہ بحث ہو گئی ہے جس نے اس پر یوں تھا وہ بول گئے ہیں اب میں معزز رکن سے کہوں گا کہ وہ اس پر زور نہ دیں کیونکہ اکتوبری کی رپورٹ آنے دیں۔ ہاں اکتوبری میں اگر وہ اپنے آپ کو ڈالوانا چاہتے ہیں یا کسی اور ایسے ساتھیوں کو جو اسیں مدد و گارثابت ہو سکتے ہیں پیش کرو آ جائیں لیکن جو بحث ہوئی تھی وہ ہو گئی ہے اور نظر نے یقین دہانی کروادی ہے کہ اسکے خلاف ہم کارروائی کریں گے۔

جناب اپنے کر: جی رحیم صاحب میں کہتا ہوں کہ آپ اس پر زیارت وال زور نہ دیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: میں اسیں گزارش کروں گا جناب اپنے کر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ مرے ہیں ان کے بارے میں یہ تھا کہ یہ پولیس کی گولیوں سے نہیں مرے ہیں ایکیڈنٹ ہوا ہے۔ ہم ہائیکورٹ میں تھے لاٹھوں کو لے گئے اور وہاں ان کا پوسٹ مارٹم ہوا اُپنی اکتوبری یاں گئی تھیں اور جکاوی تھا کہ ان لوگوں کو گولیوں سے مارا گیا ہے۔ یہ نہیں مان رہے تھے، یہ ثابت ہو گیا۔ اب ثابت ہونے کے بعد کوئی لوگ ملوث ہیں اس دلن کس کی ڈیوٹی تھی۔ یہ تو پولیس اور ان کے افسران کو پڑتا ہے اب وہ افسران جو اپنے دوستوں کو یا اپنے ساتھیوں کو یا اپنے ملازمین کو چھڑانا چاہتے ہیں تو انکے لئے وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں

اکیں وہ افران معطل ہوں، باقاعدہ ایک ٹریول بنے ہائی کورٹ کے نج سے انکواڑی کرائیں مجھے بھی چھوڑ دیں فلاںے کو بھی چھوڑ دیں جو بھی تحقیقات ہو اسکی بنیاد پر جس کو جو بھی سزا لے۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جناب اپنے کہاں! ہر سگلے کے لئے ہم انھ کے جو ہائی کورٹ کے نج سے ۔۔۔ (مداخلت) اس طرح حکومتیں نہیں چلتی ہیں ۔۔۔

جناب اختر حسین لاگو: معدودت کے ساتھ سردار صاحب۔ جناب سردار صاحب ابھی تک یہ ثابت ہوا ہی نہیں ہے، ابھی تک انکواڑی ہوئی ہی نہیں آپ پاریا رکھ رہے ہیں وہ سگلے ہیں۔ آپ انکواڑی کرائیں اور ثابت کریں کہ وہ سگلے ہیں ۔۔۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): اختر حسین صاحب۔ (مداخلت۔ ایوان میں متواتر شور) جناب اپنے کہاں! سردار صاحب آپ تشریف رکھیں۔

جناب اختر حسین لاگو: سردار صاحب ہم بھی اسی معاشرے کے لوگ ہیں۔ سردار صاحب گاڑی و ہیں پر کھڑی تھی کسی نے نہیں انٹھائی نہ وہاں سے بھاگ کے گئی، گاڑی میں آخر سگنگ کا کیا مال پکڑا گیا ہے؟ آیا اس گاڑی میں شراب تھی، ہیر و سختا، چرس تھا، اُس گاڑی میں کیا تھا؟

جناب اپنے کہاں! لاگو صاحب آپ مجھ سے مخاطب ہوں ۔۔۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): میں پوچھت آف آف آرڈر پر ہوں، جناب اپنے کہاں کے تو سط اختر صاحب سے سوال کروں گا آپ کو لوگوں نے دوٹ دیا ہے میں کوئے کے نماکدے کی حیثیت سے آپ سے سوال کر رہا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے کوئے شہر میں؟

جناب اختر حسین لاگو: جناب سردار صاحب!

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): آپ تحقیقت بیان کریں کیا ہو رہا ہے۔

جناب اختر حسین لاگو: میں تحقیقت کی طرف آ رہا ہوں سردار صاحب۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): ہاں یہ جو کر رہے ہیں کیا یہ صحیح کر رہے ہیں۔

جناب اختر حسین لاگو: آپ محترم مجھے بولنے دیں میں اسی طرف آ رہا ہوں اپنے حلقة کی طرف آ رہا ہوں اپنے حلقة انتخاب سے باہر میں نہیں جاؤں گا۔ میں باہر آ گیا ہوں۔ جہاں پر برم ہیں انکو جیسا کہ پہلے

رجیم زیارتوال صاحب نے کہا تھا کہ ان پر کوئی ہاتھ ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہے ہمارے حلقے میں سرعام
نشیات کا کاروبار ہو رہا ہے لیکن اسکی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے میں نے آئی تھی صاحب سے بھی
التجھ کی تھی۔ ایسیں پی، ایسیں پی، بہڑی صاحب کے پاس بھی میں گیا تھا۔ تھانے میں بھی میں بارہا گیا
ہوں صدر تھانے میں ۔۔۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور) : میرے پاس آتے ۔۔۔

جناب اختر حسین لاگو: نہیں سردار صاحب! جو لوگ اکیں ملوث ہیں اس کو روکنا پولیس کا کام ہے۔ میں
اُنکے پاس بارہا گیا ہوں کہ جناب میرے علاقے سے نشیات کو ختم کیا جائے لیکن اس طرف کچھ نہیں ہو رہا
ہے دو سپاہی موڑ سائنسک پر جا کر اپنا خرچ پانی لیکر کے واپس آ جاتے ہیں جو بھتہ ہے ان کا، وہ لیکر کے
واپس آ جاتے ہیں، اور ہر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ یہاں پر جوبے گناہ لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے اسکو سمجھنے
کا نام دیا جاتا ہے، جو بھی پولیس جہاں پنا جائز ہوتی ہے، جسکے ساتھ ناجائز کرتی ہے اس پر صرف ایک ہی
لٹک ایک ہی ٹپہ اُنکے لئے کافی ہے کہ جی سملکرتے یا نشیات فروش تھے یا دہشت گرد تھے۔ یہ پولیس کا
روپرہتا ہے عام شہریوں کے ساتھ۔ آیا سردار صاحب وہ گاڑی ابھی بھی وہاں موجود ہے اسکی ایکی ڈنٹ
ہوئی تھی وہ گاڑی وہاں سے بھاگ کے نہیں گئی موقع پر موجود تھی آیا اس گاڑی سے برآمد کیا ہوا تھا؟ اس
تحریک پر ہم اس لئے زور دے رہے ہیں کہ بحث ہو، انکو اڑی ہو، آیا اس گاڑی سے برآمد کیا ہوا ہے؟ آیا
وہ سملکرتے؟ تو اس گاڑی میں کچھ تو تھا؟

جناب اپنے اسکر: جی بھوتانی صاحب۔

جناب اختر حسین لاگو: جس سمجھنے کی وجہ سے بندے مرے زخمی ہوئے وہ سمجھنے کا مال ٹاہت تو کریں
اُنہیں کیا تھا؟

جناب اپنے اسکر: جی بھوتانی صاحب۔

جناب محمد اسلم بھوتانی (ڈپنے اسکر): جناب اپنے اسکر ایسے پاریسمانی روایت۔ (مدخلت)

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جناب اپنے اسکر صاحب Honourable Member

Sahib میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ اس پر ہم نے کمیٹی بنادی ہے اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ

بھی آئیں بیٹھیں اور جو بھی پولیس افسران آئیں ملوث ہو گئے ہم اُنکے خلاف کارروائی کریں گے میں تو یہی کہہ رہا ہوں لیکن دوسری بات کوئی شہر کے بارے میں بھی آپ آئیں ناں میرے ساتھ discuss کریں۔

جناب اختر حسین لاغو: اُنکے لئے ہم بالکل آپ کے پاس آئیں گے سردار صاحب ---
(ایوان میں شور)

جناب اپنیکر: جی اسلام بھوتانی صاحب۔

جناب محمد اسلام بھوتانی (ڈپنی اپنیکر): جناب اپنیکر صاحب ایک پارلیمانی روایت ہے کہ اپوزیشن کی بھی مسئلے پر تحریک التوام لاتی ہے اور متعلقہ وزیر صاحب جب یقین وہانی کرتے ہیں کہ جی اس پر جانش ہو گی اور بھروسوں کو سزا ملے گی پھر اصولاً اپوزیشن والوں کو اس بات کو مانتا چاہیے XXX جب کہہ رہے ہیں وزیر داخلہ کہ مجی ان افسروں سے انکو اڑی نہیں کرائیں گے بلکہ معزز نمائندوں سے اور سیاستدانوں سے کرائیں گے تو پھر میرے خیال میں اس پر زور دینا۔-----

جناب اپنیکر: یہ موبائل فون جس کے پاس ہے اس کو بند کر دیں۔

جناب محمد اسلام بھوتانی (ڈپنی اپنیکر): تو جناب اگر جیسے اپوزیشن کہہ رہی ہے ابھی سے افسروں کو سزا بھی دیں اور انکو اڑی بعد میں کراں میں پھر فائدہ کیا ہو گا اگر کل کو وہ بے گناہ ثابت ہوتے ہیں پولیس افسران تو ان کا تدارک کون کریگا ان کا بھی خیال رکھا جائے۔

جناب اختر حسین لاغو: جناب آپ ان کو معطل کر رہے ہوئے آفسروں کو تجوہ انتک ملتی ہے۔

شور

جناب اپنیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ بغیر اجازت کے نہ بولیں جی عبدالرحیم صاحب میں آپ کو کہتا ہوں کہ آپ اس پر زیادہ زور نہ دیں ورنہ میں اپنی روٹنگ دونگا۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو کیٹ: میں یہ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ XXXXXXXXX

جناب اپنیکر: رحیم صاحب آپ ذاتیات پر نہ آئیں۔

“بجم جناب اپنیکر الفاظ حذف کئے گئے” XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو و کیٹ: بات یہ ہے میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ کوئی تربیقل سے
اکھواری کرائے۔۔۔ (شور)

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اپنیکر۔ میں معزز ممبر سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ پرنس اس پے نہ آئے
پرنس یا اسمبلی کی روایات نہیں رہی ہیں وہ توں طرف سے جو باقیں ہوئی ہیں ان کو حذف کیا جائے۔

سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر داخلہ): جناب میں عبدالرحیم زیارتوال سے ریکویسٹ کروں گا کہ ہمارے
بلوچستان اسمبلی کی روایات رہی ہیں پرنس آپ ایک نہیں کریں بلیز۔ ہماری روایت رہی ہے

جناب اپنیکر: آپ تحریف رکھیں۔ رحیم صاحب آپ تحریف رکھیں بھوتانی صاحب اور
رحیم زیارتوال صاحب کے الفاظ حذف کیے جاتے ہیں۔ اب اس تحریک کے بارے میں جو بھی دلائل میں
نہ ستابے اور ہوم فنڈر صاحب نے بھی کمیٹی کی لیقین دہانی کرائی لیکن پھر بھی میں روونگ اس طریقے سے
دیتا ہوں کہ چونکہ تحریک نہ اعدام ثبوت کی بناء پر مخروطی کے ذمہ میں آتی ہے لہذا اسے خلاف ضابط
قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اپنیکر: قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ ۱۹۷۲ کے تحت قاعدہ الف قاعدہ نمبر ۲۷ کے
تحت کسی دن ایک سے زیادہ تحریک التواہ کا رپیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے لہذا تحریک التواہ
نمبر ۱۵ جناب سچکول علی ایڈو و کیٹ اور تحریک التواہ نمبر ۱۶ رحمت علی کو مذکورہ بالاقواعد کے تحت موردنے ۱۹۷۳
کے لئے موخر کیا جاتا ہے۔

جناب اپنیکر: وزیر معدنیات مسودہ قانون نمبر ۵ کی بابت قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ
۱۹۷۲ کے تحت قاعدہ نمبر اقادہ نمبر ۹۸ کے تحت اپنی تحریک پیش کرے۔

سردار مسعود علی خان لوٹی (وزیر معدنیات): جناب اپنیکر صاحب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان
صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رسول نمبر ۹۸ نمبر ا کے تحت بلوچستان سنگ مرمر اور معدنی کوکل کے
(اختیار نقل و حمل) ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۴۰۰۳ مسودہ قانون نمبر ۵ واپس لینے کی تحریک پیش کرتا
ہوں۔

جناب اپنیکر: تحریک پیش کی گئی۔ آیا مسودہ قانون نمبر ۵ واپس کیا جائے۔

(مسودہ قانون نمبر ۵ واپس لے لیا گیا)

اب اسکی کا اجلاس مورخہ ۱۹ اگسٹ ۲۰۰۳ سے پھر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ۵:۱۱ صبح پر مورخہ ۱۹ اگسٹ ۲۰۰۳ سے پھر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گئی)
